بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی ایک حدیث کی روشنی میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی جامع اور مختصر نصیحت :

02. الوَصِيَّةُ الصُّغْرَى (حصه دوم)

"الوصيّة الصغرىٰ" اس خاص دورۂ علمیہ میں اس پیاری وصیت کا درس جاری ہے اور یہ ہماری دوسری نشست ہے اس میں ان شاءاللہ ہم باقی کا حصہ مکمل کرتے ہیں، اور ہم پہنچے تھے شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے اس جملے پر: "وأما ما سألت عنه من أفضل الأعمال بعد الفرائض" :اور جو آپ نے سوال کیا ہے کہ سب سے بہترین اعمال فرائض کے بعد کون سے ہیں؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مختلف ہے لوگوں کے اختلاف سے اور لوگوں کی قدرت سے (لوگوں کی طاقت اور قدرت برابر نہیں ہے) اور جو اُن کا مناسب وقت ہے لوگوں کے مختلف مناسب اوقات ہیں اس اعتبار سے بھی یہ اعمال جو فرائض کے بعد سب سے افضل ہیں یہ بھی مختلف ہیں تو اس میں کوئی جامع جواب نہیں ہو سکتا ہر ایک کے لیے الگ الگ تفصیل کے ساتھ لیکن جس پر "مما هو كالإجماع بين العلماء بالله وأمره" : وہ علماء جو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کا علم رکھتے ہیں اُن میں اجماع کی مانند ہے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو لازم پکڑنا ہمیشہ یہ سب سے افضل ہے ہر بندے کے لیے جملتاً۔

یعنی سب سے افضل اعمال فرائض کی ادائیگی کے بعد کیا ہیں؟ کیونکہ لوگ مختلف ہیں، لوگوں کے پاس اوقات مختلف ہیں فرصت کے کام کے اور بزی (Busy) ہونے کے مختلف اوقات ہیں، انسان کی جو طاقت ہوتی ہے عمل پر قدرت کسی کے لیے روزہ آسان ہے کسی کے لیے نماز آسان ہے کسی کے پاس مال ہے صدقات آسان ہیں، کسی کے پاس مال نہیں ہے اس کے لیے صدقہ مشکل ہے تو اس میں ایک جامع جواب تو نہیں ہو سکتا سب کے لیے کہ آپ کے لیے یہ ہے اور فلاں کے لیے الگ سے یہ ہے، نہیں! کیونکہ جب لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے تو فرائض کی ادائیگی کے بعد نیک اعمال جو سب سے افضل صالح اعمال ہیں وہ سب کے لیے مختلف ہیں لیکن جو ایک جامع بات ہے اس پر کالإجماع ہے علماء کے ہاں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر جو ہے وہ فرائض کی ادائیگی کے بعد سے افضل ہے؛ اور بڑی پیاری بات ہے یہ سچ بات ہے!

سب سے آسان سب سے افضل فرائض کی ادائیگی کی بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اس کی دلیل میں صحیح مسلم کی حدیث بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ" (المُفَرِّدُونَ، سبقت لے گئے) "قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ: وَمَنِ الْمُفَرِّدُونَ؟ " (یہ مفرّدون کون ہیں بعض صحابہ عرض کرتے ہیں) "قَالَ: الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ " (مفرّدون وہ لوگ ہیں وہ مرد اور عورتیں جو اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرتے رہتے ہیں)۔

"الْمُفَرِّدُونَ": فرد سے جو الگ قسم کے لوگ ہیں جو کثرت سے ذکر کرنے والے ہیں وہ عوام الناس میں سے نہیں ہیں اس لیے مفرّدون ہیں؛ فرد ایک کو کہتے ہیں ناالگ تھلگ شخصیت کو تو مفرّدون جمع مفرد کی ہے کہ یہ خاص قسم کے لوگ ہیں چاہے مرد ہوں یا عورتیں ہوں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے رہتے ہیں۔

جب ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بات کرتے ہیں تو اس سے مراد کیا ہے؟ "الأذكار المسنونة"؛ اچھی طرح سمجھیں۔

"کوئی بھی ذکر نہیں" اس سے کیا مراد ہے؟ "مسنونة"۔ مسنونة سے کیا مراد ہے؟ جس ذکر کی دلیل موجود ہو۔

تفصیل ابھی آئے گی آگے لیکن ہمیں اچھی طرح سمجھنا چاہیے کہ ذکر صرف نہیں کیا جاتا بلکہ مسنون ذکر مطلوب ہے، قرآن اور سنت میں جہاں پر بھی ذکر کا لفظ ہے تو اس سے مراد وہ ذکر جس پر دلیل ہو: "قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم": اپنے تئیں اپنے مطلب کے اپنی مرضی کے ذکر کی کوئی گنجائش نہیں ہے وہ ذکر نہیں ہوتا پھر بدعت ہوتی ہے اور بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں "اللهُ ، اللهُ" سب سے آسان ذکر ہے ہم کرتے ہیں " اللهُ ، اللهُ ، اللهُ": ذکر ہے یہ؟ ذکر تو ہے لیکن اللہ کا ذکر نہیں ہے یہ۔

اللهُ تو کہہ رہے ہیں اللہ کا نام تو لے رہے ہیں تو اللہ کا ذکر کیوں نہیں ہے؟ کیونکہ اس کی دلیل نہیں ہے جب دلیل نہیں ہے تو بدعت ہے جب بدعت ہے تو گمراہی ہے، جب گمراہی ہے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

پھر فرماتے ہیں: جیسا کہ ابوداود کی روایت میں آیا ہے سیدنا ابوالدرداء روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے:

"أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ" (کیا میں تمہیں خبر نہ دوں جو سب سے بہترین اعمال ہیں تمہارے) "وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ" (اور تمہارے مالک ہیں سب سے زیادہ پاک) "وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ" (اور تمہارے درجات کے لیے سب سے زیادہ بلند) "وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ" (اور اس سے زیادہ بہتر کہ آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں سونا اور چاندی دیتے رہو) "وَمِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟" (اور اس سے بھی بہتر ہے کہ آپ کا سامنا اپنے دشمن کے ساتھ ہو (یعنی جہاد میں) تو اُن کی گردنیں اڑاؤ وہ تمہاری گردنیں اڑائیں) "قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ذِكْرُ اللهِ" (تو عرض کرتے ہیں صحابہ کہ بے شک یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے صحیح فرمایا یعنی ہمیں بتائیں کہ وہ کیا چیز ہے کون سے ایسے اعمال ہیں؟ فرماتے ہیں "ذِكْرُ اللهِ" اللہ تعالیٰ کا ذکر)۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور قرآنی اور ایمانی دلائل جو ہیں بہت ہی زیادہ اس میں موجود ہیں:

"بصراً" (انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے، یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں اس ذکر کا اثر قرآنی دلائل میں بھی موجود ہے کہ کیا اس کی خوبیاں ہیں کیا اثر کیا اُجر ہے اور انسان اپنے دل میں اپنے ایمان سے بھی اس کو پرکھ لیتا ہے اپنی آنکھوں سے بھی دیکھتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے ذکر میں کثرت سے مصروف ہوتے ہیں اذکار مسنونہ میں ان کی زندگی کیسی ہوتی ہے) "وخبراً" (خبر ملتی ہے کہ لوگوں کے ساتھ کیسے معاملات ہیں) "ونظراً" (اور غور و فکر سے بھی پتہ چل جاتا ہے اسے)۔ یعنی بہت سارے دلائل ہیں قرآن میں بھی، انسان اپنے ایمان سے اپنے دل سے بھی پرکھ لیتا ہے اور اپنی آنکھوں سے بھی دیکھتا ہے، سنی ہوئی خبر سے بھی پتہ چلتا ہے، اور غور و فکر کر کے بھی اسے پتہ چلتا ہے کہ کثرت

سے ذکر کرنے کے بہت سارے فائدے ہیں؛ اور بہت گہرا اثر ہے لوگوں کی زندگیاں بدلی ہیں واللہ! کثرت ذکر سے، زندگیاں بدلی ہیں یہ عام بات نہیں ہے کثرت سے ذکر کرنا!

ذکر کیسے کیا جاتا ہے؟ ہم بات کر رہے ہیں "کثرت سے ذکر"؛ قرآن اور سنت میں دیکھیں جب ذکر کی بات آئی ہے تو کثرت کا لفظ آتا ہے (سبحان اللہ)۔ عمل کے ساتھ صالح کا، والدین کے ساتھ احسان کا، اور ذکر کے ساتھ کثرت کا یہ کوئی ایسے ہی کوانسیڈینس (Coincidence) ہے؟ نہیں واللہ! ایک ایک لفظ اپنی جگہ پر عمدہ اور خوبصورت ہے مطلوب ہے کہ یہ لفظ ایسے ہی ہونا چاہیے۔

"کثرت سے ذکر" لیکن کثرت سے کرنا کیسے ہے مطلب بس بیٹھے رہیں چوبیں گھنٹے کوئی کام کاج نہ کریں؟! اللہ کا ذکر کرتے رہیں پھر روزی روٹی کہاں سے کمائیں گے گھر کے احوال ہیں باہر کی بہت ساری چیزیں کرنی پڑتی ہیں تو زندگی کیسے گزاریں گے؟! اس کے باوجود بھی کہ آپ روز مرہ کی زندگی کے کام بھی کرتے رہیں رزق حلال بھی تلاش کریں وہ بھی کمائیں، بچے کی تعلیم کو بھی وقت دیں، گھر والوں کو بھی وقت دیں والدین کو بھی وقت دیں، دوست اور احباب کے لیے جو شرعی طریقہ ہے وہ بھی اپنائیں، اس کے باوجود بھی آپ کثرت سے ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں کیسے آیئے دیکھتے ہیں۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وأقل ذلك..." (اس میں کم ترین درجہ ہے یہ ہے کہ بندہ جو اذکار ماثورہ ہیں (یعنی مسنون اذکار جو ہیں)) "عن معلم الخير" (معلم الخیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خیر کی تعلیم دی ہے) "وإمام المتقين صلى الله عليه وسلم..." (اور متقین کے امام جو ہیں (علیہ الصلاۃ والسلام) وہ آپ لازم پکڑیں جیسا کہ وقتی طور پر اذکار پڑھے جاتے ہیں) "في أول النهار وآخره" (صبح اور شام کے اذکار)۔ (صبح اور شام کے اذکار یہ بھی خوشخبری دے دوں کہ یہاں پر ساتھی جو ہیں خالی ہاتھ نہ جائیں یہ تحفہ ہمارے بعض ساتھیوں نے ارینج (Arrange) کیا ہے "حصن المسلم" اس میں اردو بھی ہے انگلش ترجمہ بھی ہے اور اس میں تمام دعائیں جن کا ذکر یہاں پر اس کتابچے میں بھی موجود ہے وصیت میں اور اس کے علاوہ بھی آپ اس کو اپنے پاس رکھیں یہ آپ کے گھر کی زیب و زینت ہونی چاہیے، پاکٹ سائز (Pocket size) ہے چھوٹا سا ہے آپ یہ پڑھیں اس میں تمام وہ اذکار موجود ہیں جو سنت سے ثابت ہیں، حوالہ بھی موجود ہے ذکر عربی میں بھی ہے اور اس کا ترجمہ جو ہے اردو اور انگلش دونوں میں موجود ہے)۔

تو اس میں سے شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ اذکار جو وقتی طور پر پڑھے جاتے ہیں یعنی "أول النهار وآخره" (صبح اور شام کے اذکار) "وعند أخذ المضجع" (اور رات کو سوتے وقت جو اذکار پڑھتے ہیں) "وعند الاستيقاظ من المنام" (اور جاگنے کے بعد کے اذکار) "وأدبار الصلوات" (اور نماز کے بعد کے اذکار) "والأذكار المقيّدة: مثل ما يقال عند الأكل" (اور ایسے مقید اذکار جیسا کہ کھانے کے وقت انسان ذکر کرتا ہے) "والشرب" (پینے کے وقت) "واللباس" (لباس پہنتے وقت) "والجماع" (جماع کے وقت) "ودخول المنزل" (گھر میں داخل ہونے کی دعا) "والمسجد" (اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا) "والخلاء" (اور بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا) "والخروج من ذلك" (اور اس سے باہر نکلنے کی دعا) "وعند المطر" (بارش کے وقت کی دعا) "والرعد" (اور گرج کی دعا) "الى غير ذلك" (اس کے علاوہ بھی)۔

"وقد صنفت له الكتب المسماة بعمل يوم وليلة"(اور اس میں کتابیں الگ سے تصنیف کی گئی ہے "عمل يوم وليلة" جیسا کہ نسائی کی معروف ہے اور ابن السنی کی یہ معروف کتابیں ہیں جن میں "عمل يوم وليلة" صبح و شام کے اعمال کے اذکار اس میں موجود ہیں)۔

وقت نہیں ہے کہ جتنی چیزوں کا ذکر ہوا ہے میں سب کی دعا آپ کو بتاؤں لیکن آپ کو میں اب یہ تحفہ دے رہا ہوں اس میں تمام اور اس سے زیادہ کے اذکار موجود ہیں یہاں پر جیسے مثال کے طور پر کھانے کے وقت کا ذکر کیا پڑھیں گے آپ؟"بِسۡمِ اللهِ"۔

بعض لوگ کہتے ہیں"بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ"ثابت نہیں ہے کیوں ثابت نہیں ہے؟"بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ"بہتر ہے یا"بِسۡمِ اللهِ" بہتر ہے کھانے سے پہلے؟"بِسۡمِ اللهِ" بہتر ہے کیوں؟"بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ"اس میں کتنے جملے ہیں؟"بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ":"الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ"کون ہے؟اللہ کا نام ہے کہ نہیں؟اللہ تعالی کے نام ہیں اللہ کا نام لینا زیادہ بہتر ہے کہ نہیں؟یہاں پر؟ نہیں! یہاں پر زیادہ بہتر نہیں ہے کیوں؟کیونکہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کھانا کھایا تو کیا پڑھا؟"بِسۡمِ اللهِ" پڑھا،"بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ"نہیں پڑھا۔

ہماری مرضی چلے گی کس کی مرضی چلے گی؟جس کی طرف سے ہمیں یہ دین پہنچا ہے؛اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا کھانے سے پہلے پڑھا ہے"بِسۡمِ اللهِ"،ہم بھی کھانا کھانے سے پہلے پڑھتے ہیں"بِسۡمِ اللهِ"۔

جو لوگ کہتے ہیں میں کہ نہیں،میں"بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ"پڑھنا چاہتا ہوں سنت ہے؟بدعت ہے(سبحان اللہ)۔ اللہ تعالی کے دو پیارے نام"الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ"آپ شامل کرتے ہیں بدعت ہو سکتا ہے؟!جی ہاں!کیوں؟کیونکہ دلیل نہیں ہے(بارک اللہ فیک)۔

"کھانے سے فارغ ہونے کی دعا":

جب کھانا کھالیں ابھی گزرا ہے کیا کہتے ہیں؟"الحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطۡعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنۡ غَيۡرِ حَوۡلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ"۔

کیا ملے گا اسے؟پچھلے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

یہ اذکار مسنونہ ہیں،آپ جب بھی کھانا کھاتے ہیں کھجور کھائیں پہلے"بِسۡمِ اللهِ" پڑھی بعد میں یہ دعا پڑھی،پھر بسکٹ کھائے پھر پہلے"بِسۡمِ اللهِ" پڑھا پھر دعا پڑھی،پھر آپ نے پانی پیا پھر"بِسۡمِ اللهِ" پڑھتے ہیں،آپ لباس پہنتے ہیں اس کا ذکر کرتے ہیں،آپ واش روم میں جاتے ہیں اس کا ذکر کرتے ہیں،باہر نکلتے ہیں اس کا خاص ذکر کرتے ہیں،مسجد میں جاتے ہیں اس کا خاص ذکر ہے،باہر نکلتے ہیں خاص ذکر ہے،گھر سے نکلتے ہیں خاص ذکر ہے یہ سب کیا ہیں؟!روزمرہ زندگی میں اگر آپ کہتے ہیں تو آپ کس میں شامل ہوں گے؟"المُفَرِّدُونَ":کون ہیں؟جو اللہ تعالی کا کثرت سے ذکر کرنے والے ہیں۔

﴿وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝﴾ (الجمعة:10)

تو فلاح پانے کے لیے سب سے زیادہ آسان طریقہ کیا ہے؟اللہ تعالی کا ذکر ہے۔

پھر فرماتے ہیں: اور مطلقاً جو ہے یہ اذکار مقید جن کا ذکر کیا گیا ہے یہ خاص اذکار خاص وقت میں یا خاص حالت میں کیے جاتے ہیں یہ مقید اذکار ہیں مطلقاً جو اذکار ہیں ان کو لازم پکڑنا ہے؛ جو سب سے افضل جو ذکر ہے مطلق کون سا ہے؟ "لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ"۔

صحیح حدیث میں آیا ہے: "أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ": افضل الدعاء الحمد للہ ہے، تو لا الہ الا اللہ سب سے افضل ذکر ہے۔

ذرا غور سے سنیں بڑی علمی بات ہونے جا رہی ہے سب سے افضل ذکر کیا ہے دلیل؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ"؛ لیکن بعض اوقات کوئی ایسی حالت انسان میں ہوتی ہے کہ جو باقی اذکار ہیں جیسا کہ "سبحان الله، والحمد لله، والله أكبر، ولا حول ولا قوة إلا بالله أفضل منه" یہ لا الہ الا اللہ سے زیادہ افضل ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے؟! حیران کن بات ہے کہ نہیں؟!

سب سے افضل ذکر کیا ہے ابھی بتایا ہے حدیث میں آیا ہے کہ "أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ"۔

کبھی "سبحان الله" افضل ہو سکتا ہے؟ کبھی "لا حول ولا قوة إلّا بالله" لا الہ الا اللہ سے افضل ہو سکتا ہے ذکر میں کب؟ جب حالت ایسی ہو گی کہ یہ ذکر پڑھنا ہے اور سنت میں یہ ذکر ہے وہ نہیں ہے۔ جب موذن کہتا ہے "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ" میں کہوں لا الہ الا اللہ؛ کیوں بھئی؟! افضل الذکر تو ہے! کیا پڑھنا چاہیے ہم سب کیا پڑھتے ہیں؟ "لا حول ولا قوة إلّا بالله"۔ حدیث میں افضل الذکر کیا ہے؟ "لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ" ہے؛ تو یہاں پر افضل الذکر کیوں نہیں ہے؟ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری کیا رہنمائی کی ہے؟ جب موذن کہے "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ" ہم کہتے ہیں: "لا حول ولا قوة إلّا بالله"۔ تو افضل یہاں پر کیا ہوا اس خاص حالت میں؟ "لا حول ولا قوة إلّا بالله"۔

مطلقاً وہ ہے بغیر کسی قید کے لیکن جب قید کی بات آئی ہے تو اب لا الہ الا اللہ سے افضل کیا ہو گیا ہے؟ "لا حول ولا قوة إلّا بالله"۔

آپ نیچے اُتر رہے ہیں تو کیا ذکر کرتے ہیں؟ افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے آپ پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ؟ اب نیچے کی طرف آپ نے جانا ہے اترنا ہے سیڑھیاں نیچے اتر رہے ہیں آپ، ابھی پہلے پڑھ رہے تھے لا الہ الا اللہ آپ رُکتے ہیں پھر کہتے ہیں "سُبْحَانَ اللهِ"۔

پڑھتے ہیں "سُبْحَانَ اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ" کیوں آپ نے بدل لیا؟ کیونکہ سنت یہی ہے۔

اتباع سنت عزیز ہے لازمی ہے اور اس کا جو خیر اور اس کا جو اثر آپ کی زندگی میں ہو گا نا آپ سوچ نہیں سکتے! (سبحان اللہ)۔

آپ اونچائی کی طرف جا رہے ہیں اب سیڑھیاں چڑھ رہے ہیں آپ پہلے پڑھ رہے تھے لا الہ الا اللہ، ذکر کر رہے ہیں ٹھیک ہے نا اب سیڑھیاں چڑھ رہے ہیں گھر کی طرف جا رہے ہیں آپ کا گھر دوسری منزل پر ہے اچانک آپ کیا بدل لیں گے؟ "اللهُ أَكْبَر، اللهُ أَكْبَر، اللهُ أَكْبَر"؛ کیوں؟ کیونکہ حالت بدلی آپ کی یہاں پر قید اور ہے اونچائی کی طرف۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاتے تھے اونچائی کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا پڑھتے تھے؟ کون سا ذکر مسنون ثابت ہے؟ "اللهُ أَكْبَر، اللهُ أَكْبَر"۔

تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ مطلق ذکر افضل ہے سب سے افضل ہے: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ"؛ لیکن جب کوئی خاص حالت خاص قید آتی ہے تو بعض مفضول اذکار فاضل ہو جاتے ہیں اور فضیلت لے لیتے ہیں۔

سوال: اس میں باقیات الصالحات بھی ہیں؟

جواب: باقیات الصالحات بھی جی ہاں! "سُبْحَانَ اللهِ، وَالحَمْدُ للهِ، وَاللهُ أَكبَر" اس میں "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" بھی شامل ہے باقیات الصالحات میں۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اچھی طرح جان لیا جائے کہ ہر وہ چیز جو انسان اپنی زبان سے کرتا ہے اور دل میں اس کا تصور کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیتا ہے چاہے علم ہو یا اس کی تعلیم ہو یا أمر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہو یہ تمام ذکر اللہ میں سے ہیں (یعنی ذکر اللہ صرف زبان کی حد تک منحصر نہیں ہے، ہر وہ چیز جو آپ کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے چاہے قول و فعل ہو جس میں أمر بالمعروف اور نہی عن المنکر شامل ہو، علم اور تعلیم بھی شامل ہے یہ سب اللہ کے ذکر میں سے ہے)۔

"ولهذا من اشتغل بطلب العلم النافع بعد أداء الفرائض، أو جلس مجلساً يتفقه أو يفقه فيه الفقه..." (اور اس لیے جو طلب العلم النافع جو ہے فرائض کی ادائیگی کے بعد وہ طلب کرے یا کسی فقہی مجلس میں بیٹھ جائے علم حاصل کرنے کے لیے تعلیم دینے کے لیے جسے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقہ بیان کیا ہے یہ بھی سب سے افضل ہے) "من أفضل ذكر الله" (اللہ تعالیٰ کا ذکر میں سے سب سے افضل ہے)۔ اور اسی لیے شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ تدبر سے کام لیں تو جو پہلے لوگ گزرے ہیں (یعنی سلف الصالحین جو ہیں) ان کی باتوں میں آپ کو کوئی زیادہ اختلاف نظر نہیں آئے گا کہ سب سے افضل اعمال کون سے ہیں۔

اچھا جب ہم بات کرتے ہیں "أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" مطلقاً یہ کس چیز کے بعد ہے؟ "بعد قرأة القرآن"؛ یہ اچھی طرح سمجھ لیں آپ کہ "أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" کب ہے کیونکہ قرآن مجید ذکر ہے کہ نہیں؟

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَٰفِظُونَ ۝٩﴾ (الحجر:9)

قرآن مجید بھی ذکر ہے نا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اور "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" خاص ذکر ہے تو قرآن مجید جو ہے سب سے بہترین ذکر ہے اب قرآن مجید کی تلاوت کے بعد جو افضل ذکر ہے وہ کیا ہے؟ وہ ہے: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ"؛ یہ وضاحت میں کر دوں علمی بات تاکہ پتہ چل جائے۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کسی کو کوئی معاملہ مشتبہ ہو جائے تذبذب ہو جائے بندے پر تو کیا کرے (یعنی کون سا میں اس میں سے عمل صالح کروں؟ اب طلب علم بھی شامل ہے تعلیم بھی شامل ہے اذکار مسنونہ بھی شامل ہیں، اس میں جو نیکیاں ہیں تمام جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کرنے والی ہیں وہ بھی شامل ہیں تو میرے لیے زیادہ فائدہ مند کون سی ہے اب کون سی کروں میں؟)، بڑی پیاری بات فرماتے ہیں، فرماتے ہیں: تو اس کو استخارہ کرنا چاہیے جو مشروع استخارہ ہے اور وہ کبھی نادم نہیں ہوا جس نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ طلب کیا ہے اور اس میں کثرت سے کرے اور کثرت سے دعا بھی پڑھے۔

استخارہ ہم سمجھتے ہیں کہ دنیاوی اُمور کے لیے کیا جاتا ہے؛ شادی کرنی ہے اس لڑکی سے کرنی ہے یا اُس سے کرنی ہے استخارہ کرتے ہیں، روزگار کی تلاش کی میں یہ نوکری ہے یا وہ نوکری ہے، یہ بزنس ہے کہ وہ بزنس ہے تجارت کے لیے، یہاں پر استخارہ اس لیے ہوتا ہے نا؟ آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بھی استخارہ کیا جاتا ہے کہ کون سا میرے لیے مناسب ہوگا؟! جب بہت سارے معاملات آپس میں مکس ہو جائیں اور آپ کو پتہ نہیں ہے کہ یہ میرے لیے بہتر ہے کہ وہ میرے لیے بہتر ہے اس کے لیے بھی استخارہ کیا جاتا ہے۔

میں نماز پڑھوں کہ نہ پڑھوں اس کے لیے استخارہ ہوتا ہے؟! فجر کی نماز پڑھنا چاہتا ہوں استخارہ کروں؟ نہیں! کیوں یہ بھی تو نیک عمل ہے؟! فرائض میں کوئی استخارہ نہیں ہوتا میرے بھائی! جو فرائض ہیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کروں کہ نہ کروں استخارہ کرتا ہوں پھر! نہیں یہ تو حتم ہے، ختم ہو چکا ہے۔ جو فرائض ہیں اس میں استخارہ نہیں ہوتا نوافل میں کون سا میرے لیے زیادہ بہتر ہے، اگر میرے پاس وقت کم ہے میں ان میں سے ایک یا دو پر عمل کر سکتا ہوں تو کیا میرے لیے بہتر ہے پھر استخارہ ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ رہنمائی کرتا ہے خاص رہنمائی خاص بندے کی خاص دعا خاص عمل استخارے کے لیے دو آپ رکعت پڑھتے ہیں دو رکعت پڑھنے کے بعد خاص دعا "دعا الاستخارہ" اس میں بھی موجود ہے حصن المسلم میں ان شاءاللہ آپ دیکھ لیں یہ تمام دعائیں اس کے اندر موجود ہیں۔

تو استخارہ کیا جاتا ہے "وليكثر من ذلك..." (اور کثرت سے کریں اور دعا بھی کثرت سے کریں کیونکہ دعا ہر خیر کی چابی ہے مفتاح ہے اور جلد بازی نہ کریں دعا میں (استخارہ بھی کریں الگ سے دعا بھی کریں کہ اے اللہ تعالیٰ! میری رہنمائی کر، اللہ تعالیٰ میرے لیے کون سا نیک عمل بہتر ہے وہ مجھے میسر فرما آسان فرما تو کثرت سے دعا بھی کریں اور دعا میں اجلت نہ کریں جلد بازی نہ کریں کہ یہ کہے کہ میں نے کافی دفعہ دعا مانگی ہے لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی، بلکہ اسے دعا مسلسل کرنی چاہیے) اور جو اوقات فاضلہ ہیں اُن کی تلاش میں رہیں کہ اس فاضل وقت میں خاص جو مقرر وقت ہے اس میں میں دعا مانگوں تاکہ قبولیت کے زیادہ قریب ہو جیسا کہ رات کا آخری حصہ۔

صحیح حدیث میں آیا ہے صحیح بخاری مسلم کی حدیث میں کہ رات کے آخری حصے تیسرے حصے میں اللہ تعالیٰ نازل ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے "نزول الهٰی عز وجل"، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شیان شان ہے السماءالدنیا دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور اعلان بڑا پیارا اعلان ہوتا ہے: "کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے اس کی میں مغفرت کر دوں، کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں"۔ کمال ہے واللہ!

رات کا آخری پہر ہے دنیا سو رہی ہے لوگ سو رہے ہیں یہ اللہ کا بندہ اٹھا ہے بیدار ہوا ہے اس نے وضو کیا ہے سردی گرمی کی اسے کوئی پرواہ نہیں ہے اور ربّ کی بارگاہ میں سر جھکا کر ہاتھ سینے پر باندھ کر اپنے ربّ کے سامنے نماز پڑھ رہا ہے (صلاۃ اللیل) تہجد کی نماز؛ کمال ہے بھئی! خلوت ہے دل نرم ہے تقویٰ سے بھرا ہوا ہے ایمان مضبوط ہے آنکھیں تر ہیں اور زبان پر اللہ کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اب اس جیسا انسان کون ہے؟! اس سے بڑھ کر جو خوشخبری ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی اس حالت میں اس وقت میں ربّ کریم اعلان فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے اس کو میں بخش دوں؟

"اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي، أَسْتَغْفِرُ الله، أَسْتَغْفِرُ الله، أَسْتَغْفِرُ الله"؛ کمال ہے مغفرت ہو گئی!

کوئی مصیبت ہے کوئی درد ہے تکلیف ہے بھوک ہے پیاس ہے بے روزگاری ہے اولاد نیک نہیں ہے یا اولاد نہیں ہے بیوی اچھی نہیں ہے یا جو آپ کو مسئلہ مصیبت ہے یہ وقت ہے مانگنے کا یہ وقت ہے درست کرنے کا، مانگو ربّ سے اللہ تعالیٰ اعلان کر رہا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں؟ ہے کوئی سوال کرنے والا مانگو مجھ سے دعا کرو مجھ سے میں دعا تمہاری قبول کروں۔ مشکل وقت ہے نا؟! آرام کا وقت سونے کا وقت، اپنی نیند قربان کرنی پڑے گی آپ کو، آپ کو آرام قربان کرنا پڑے گا ربّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر سر خم کر کے اپنی حاجت اپنے ربّ کے سامنے رکھنی ہو گی۔

اور اسی طریقے سے اُدبار الصلوات نماز کے بعد، اور یہ نوٹ کریں کہ جن احادیث میں "دُبُرَ الصَّلواتِ" آیا ہے اس سے مراد سلام سے پہلے؛ تشہد میں جب تشہد پورا پڑھ لیں آپ اور درود ابراہیمی بھی پڑھ لیں اس کے بعد جو اذکار ہیں جو دعائیں مسنونہ ہیں وہ پڑھیں اس کے بعد کوئی بھی آپ دعا کرنا چاہیں تو دُبُر الصّلاۃ جیسا کہ سیدنا معاذ کی حدیث میں آیا ہے:

"يَا مُعَاذُ! وَاللهِ! إِنِّي لَأُحِبُّكَ" (اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں) "لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ" (ہر نماز کے آخر میں یہ نہ چھوڑنا الفاظ) "اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ": ہم کب پڑھتے ہیں یہ سلام سے پہلے سلام کے بعد؟ سلام سے پہلے یہ ذکر جو ہے اور اسی پر آپ تشہد کا اختتام کرتے ہیں:

"اللّٰهُمَّ أَعِنِّي" (اے اللہ! میری مدد فرما) "عَلَى ذِكْرِكَ" (اپنے ذکر پر)

"وَشُكْرِكَ" (اپنے شکر پر) "وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" (اور حسن عبادت پر)

پھر جب اگلی عبادت کریں گے آپ نماز یہاں پر آپ نے ختم کی ہے اس دعا سے تو اگلی عبادت آپ کی اس سے بہتر ہو گی، ذکر بھی آسان ہو گا شکر بھی آسان ہو گا، حسن عبادت بھی اور آسان ہو جائے گی، اور ہر نماز کے آخر میں کریں تو اس طریقے سے آپ کی ان چیزوں میں ترقی ہوتی جائے گی۔

"وعند الآذان" (آذان کے وقت بھی دعائے مسنون، دعا کرنے کا وقت ہے) "ووقت نزول المطر" (جب بارش نازل ہو تب بھی کوئی دعا کرے تو دعا قبول ہوتی ہے) "ونحو ذلك" (اور اسی طریقے سے)۔

سوال: سجدے میں بھی دعا مانگتے ہیں؟

جواب: سجدے میں حالت ہے کہ انسان سب سے زیادہ قریب سجدے میں ہوتا ہے یہ وقت کی بات ہو رہی ہے تو حالت انسان کی سجدے میں جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

مسافر کی دعا، والد کی دعا مختلف یعنی چیزیں ہوتی ہیں جو دعا کی قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہیں۔

پھر اگلا سوال جو تھا تیسرا: "واما أرجح المكاسب" جو سب سے بہترین روزگار اور کسب ہے تمہارے لیے، کیونکہ سائل نے شاگرد نے یہ پوچھا تھا نا کہ سب سے بہتر روزگار میرے لیے کیا ہے؟

دیکھیں طلب علم بھی ہے اس کے ساتھ ساتھ روزگار بھی ہے صرف یہ نہیں ہے کہ چالیس سال صرف بادام پر گزارا کیا ہے کوئی روزگار نہیں کوئی کام نہیں کوئی کاج نہیں بس پڑے رہنا ہے اور اللہ کا ذکر کرتے رہنا ہے، نہیں! طلب علم بھی ہے، اللہ کا ذکر بھی ہے اور دنیا بھی ہے دین بھی ہے؛ ہم کیا کہتے ہیں؟

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾﴾ (البقرة:201)

یہ دعا جامع دعا ہے بڑی پیاری عمدہ اور عظیم دعا ہے:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا﴾ پہلے ہے ﴿حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً﴾؛ کیونکہ ہماری آخرت کیسے بہتر ہوگی اگر دنیا میں ہیں ہم دنیا ٹھیک نہیں ہے دنیا ہماری آسان نہیں ہے تو ہم اس میں کیسے عبادت کریں گے کیسے ذکر اللہ تعالیٰ کا کریں گے؟ فرض کی ادائیگی کیسے ہوگی؟ تو دنیا سے گزر کر ہم نے آخرت کی طرف جانا ہے، جو پیدا نہیں ہوا اس کی دنیا نہیں آخرت بھی نہیں ہے اور جو پیدا ہو چکا ہے مکلف ہو چکا ہے اس کی دنیا بھی ہے اس کی آخرت بھی ہے اس کا حساب بھی ہوگا۔

تو اس لیے دنیا کے تعلق سے جو سوال کیا گیا ہے "أرجح المكاسب" سب سے راجح میرے لیے کون سا روزگار ہے اور معاش کا ذریعہ ہے؟ فرماتے ہیں بڑا پیارا جواب!

سب کے لیے برابر معاش ہوتا ہے؟ آپ کا ہنر الگ میرا الگ تعلیم الگ ہمت الگ برابر ہو سکتا ہے کیا؟ جواب ایک جامع ہو سکتا ہے کوئی؟ نہیں ہو سکتا۔ تو جامع جواب سنیں ذرا جامع جواب کیا ہے اس کا، فرماتے ہیں: "فالتوكل على الله، والثقة بكفايته، وحسن الظن به": تین چیزیں ہیں کہ جو بھی اپنا عمل کرنا ہے کریں، جو آپ کے لیے میسر ہو وہ کریں، کوئی ڈاکٹر بننا چاہتا ہے انجینئر بننا چاہتا ہے ٹیچر بننا چاہتا ہے یا کوئی اور اس کو ہنر آتا ہے جو بھی کرنا چاہتے ہو آئی ٹی میں جانا چاہتے ہو جاؤ لیکن یہ تین چیزیں آپ کے ساتھ ہونی چاہیے یہ بہت پیارے ہتھیار ہیں ہر اُس شخص کے لیے جو روزگار کی تلاش میں ہے:

(۱) "فالتوكل على الله" (اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا)؛ حق توکل: "أَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ": سب پہلے ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اُس کے بعد ہے، یہ نہیں کہ گھر میں بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ مجھے روزگار دے گا خود چل کر آئے گا اللہ غفور رحیم ہے؛ بھئی جاؤ روزی روٹی کی تلاش کی جاتی ہے نا؟! جاؤ تلاش کرو گھر سے نکلو اللہ تعالیٰ سے گا۔

ایک اعرابی آیا بدو آیا اور بھرے بازار میں وہ اپنی اونٹنی کو چھوڑ کر چلا گیا بغیر باندھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کہاں چھوڑ کر جا رہے ہو یہ اونٹنی؟

کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے جا رہا ہوں "تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ"، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "أَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ" (اسے پہلے باندھو پھر توکل کرو)؛ نہیں تو کوئی بھی اسے لے کر جائے گا نا؟! تو باندھنا سبب ہے اس کے چوری نہ ہونے کا یعنی چوری سے بچنے کے لیے آپ یوں کھول کر جا رہے ہو تو کوئی بھی اسے پکڑ کر لے جائے گا یہ توکل نہیں ہے، تو "توكل على الله"۔

(۲) پھر: "والثقة بكفايته" (اور یقین رکھنا کہ اللہ ہی کافی ہے): قناعت ہے کہ جتنا ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے میری کفایت پوری ہو جائے گی اور میرے گھر والوں کی۔ بہتری کی طرف انسان جائے وہ الگ بات ہے بغیر طمع کے، جیسے آگے بیان ہو گا کہ طمع نہیں ہونا چاہیے تو طیب النفس ہونی چاہیے کیونکہ طمع ہو گا پھر اس میں نافرمانی بھی ہو گی حرام بھی ہو گا۔ تو رزق حلال کے لیے یہ تین چیزیں بہت پیاری ہیں، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ توکل کرنا، دوسرا "الثقة بكفايته": یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے تو کفایت ہو جائے گی۔

(۳) "وحسن الظن به" (حسن ظن، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں حدیث قدسی میں کیا آیا ہے؟ ''أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي'' (میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں (خیر چاہے تو خیر ہو گا شر ہے تو شر اس کی مرضی ہے لیکن میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں))۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدظنی کبھی نہیں کی جاتی یاد رکھیں اللہ تعالیٰ آزماتا ضرور ہے أحکم الحاکمین ہے۔

بعض اوقات روزگار میں بڑی دیر ہو جاتی ہے اور واللہ ایسے لوگ میں جانتا ہوں قریب سے جانتا ہوں کہ دَس سال بے روزگار رہا بینک کی نوکری تھی کیشئر تھا بینک میں نصیحت کی چھوڑ دی اُس نے پھر اُس کی تلاش میں چلا گیا نہیں ملی، دَس سال ٹیوشن پڑھائی اُس نے مزدوری بھی کی ہے (یہ اے سی والا کام جو ہے کتنا مشکل ہے اے سی اٹھانا رکھنا یہ بھی کیا ہے) پڑھا لکھا کیشئر بینک میں، اب توبہ کی ہے تو واپس بینک میں نہیں جانا اب ختم! ڈگری بھی اچھی تھی بی بی اے کیا ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ آزمائش ہے کہ دَس سال تک نہیں نوکری ملی دَس سال روزی کی تلاش کے بعد صبر کے بعد ایسی نوکری ملی ایسی کمپنی میں حلال نوکری کہ اب اس وقت وہ اپنی فیملی کا سب سے امیر ترین بندہ ہے (امیر ترین اپنی فیملی میں سے!)، صبر کیا ہے (سبحان اللہ)۔ تو حسن الظن ہے اُس نے آزمایا ہے اُسی کے لیے صبر کیا ہے وہ دے گا ضرور، ہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے تھوڑی دیر ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے حاکم الحاکمین ہے (سبحان اللہ)۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور اس کو چاہیے جو رزق کا اہتمام کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہو جائے اور دعا کرے۔

تو چوتھے نمبر پر کیا ہوا؟

(۱) توکل ہے۔ (۲) ثقت ہے کفایت کی، بھروسہ ہے اور یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

(۳) حسن الظن باللہ۔ (۴) اور چوتھے نمبر پر ابھی کیا ہے؟ الدعاء۔

جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث بڑی پیاری حدیث ہے حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے حدیث قدسی میں:

''كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ'' (تم سب بھوکے ہو مگر اُسے جسے میں نے کھانا کھلایا) ''فَاسْتَطْعِمُونِي'' (مجھ سے طلب کرو کھانا) ''أُطْعِمْكُمْ'' (میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا) ''يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ'' (اور میرے بندو!) ''كُلُّكُمْ عَارٍ'' (تم سارے کے سارے ننگے ہو) ''إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ'' (سوائے اُس کے جسے میں نے کپڑا پہنایا ہے) ''فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ'' (مجھ سے کپڑا طلب کرو میں تمہیں کپڑا پہناؤں گا)

یہ کپڑے جو بدن پر ہیں نا تن پر جو کپڑا ہے نا یہ اللہ تعالیٰ اگر نہ چاہتا تو ہم اس کے قابل نہیں تھے میرے بھائیو! یہ اُس کا کرم ہے۔

کھانا کھا کر آتے ہیں، ناشتے کا انتظار ناشتہ کرتے ہیں، مشروب پی رہے ہیں چائے پی رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اگر نہ چاہتا تو کبھی حلق سے اُتر نہیں سکتا تھا یہ سب اسی کا کرم ہے اس لیے بار بار ہر آن میں ربّ سے دعا مانگتے رہو دعا کی یہ اہمیت ہے۔ ہم روزگار کی تلاش کی بات کر رہے ہیں نا، میرے بھائی! روزگار کی تلاش کی الگ دعا ہے اور کھانے پینے لباس کی الگ دعا ہے یہ سب دعائیں ربّ سے کرنی ہیں کیونکہ صرف وہی ربّ کریم سبحانہ وتعالیٰ ہے جس کی نعمتوں میں ہم سراپا ڈوبے ہوئے ہیں۔

پھر ترمذی کی حدیث میں آیا ہے شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى شِسْعَ نَعْلِهِ" (تم میں سے کوئی بھی شخص جو ہے سب کچھ ہر حاجت اپنے ربّ سے مانگے یہاں تک کہ اپنے جوتے کا تسمہ بھی) "إِذَا انْقَطَعَ" (جب وہ ٹوٹ جائے) "فَإِنَّهُ اللهَ إِن لَمْ يُيَسِّرْهُ لَمْ يَتَيَسَّرْ" (اگر اس کے لیے اللہ تعالیٰ میسر نہ کرے تو میسر اور آسان نہ ہو سکتا تھا)

یہ حدیث جو ہے ضعیف ہے سند کے اعتبار سے لیکن معنیٰ صحیح ہے حدیث کا کہ ہر چیز انسان جو ہے اپنے ربّ سے مانگتا ہے۔

دیکھیں تسمہ اللہ تعالیٰ اگر آسان نہ کرے ٹوٹ گیا لے سکتا ہے کہیں سے؟! یعنی باریک بنی تک بھی واللہ! اللہ تعالیٰ کی آسانی سے ہے اور میسر ہمارے لیے تب ہے ہم اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اگر اللہ تعالیٰ روکنا چاہے تو کون کر سکتا ہے؟!

میرے پاس ایک ایسا مریض آیا ہے (پرانی بات ہے بیس سال پرانی بات ہے) میں ایمرجنسی میں تھا اس نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب میں کچھ کھانا چاہتا ہوں یہاں پر اٹکتا ہے، مجھے میں نگل نہیں سکتا مسئلہ بڑھتا جا رہا ہے میرے پاس (واللہ! جیب میں اُس نے ہاتھ لگایا یوں پیسے نکلے!) چالیس ہزار ریال ہیں میری زندگی کی کمائی ہے یہ میرے پاس پیسہ ہے ہسپتال میں داخلہ کرنا ہے آپریشن کا کچھ کرنا ہے میں کچھ نگل نہیں سکتا ہوں میری رہنمائی کرو میں کیا کروں؟! پتہ ہے یہ ہم جب کھاتے پیتے ہیں کتنی آسانی سے نگلتے ہیں ہماری مرضی ہوتی ہے؟! چالیس ہزار ریال زندگی کی کمائی وہ دینا چاہتا ہے کہتا ہے کہ ایک ایک ریال میں نے جمع کیا ہے اپنے بچوں کے فیوچر (Future) کے لیے تعلیم کے لیے شادی بیاہ کے لیے (میں چالیس ہزار کی بات کر رہا ہوں بیس پچیس سال پہلے بڑی قیمت تھی اس وقت!)۔

لقمہ اتارنے کے لیے چالیس ہزار دینے کے لیے تیار ہے ہم لقمے کتنے کھا پی رہے ہیں کتنے دیتے ہیں ربّ کو؟! اس کے لیے خرچ کرتے ہیں کچھ؟! پیشاب کے قطرے کیسے بنتے ہیں کیسے نکلتے ہیں کبھی سوچا ہے؟! پیتے پانی ہیں مشروب پیتے ہیں خون پیشاب میں کیسے بدلتا ہے، کڈنی کام کیسے کرتی ہے ہمیں پتہ ہے؟! جا کر اس سے پوچھو جو ڈائیلاسز (Dialysis) پر ہے جو گردے کی صفائی کے لیے مشین میں تین تین گھنٹے بیٹھتا ہے ہفتے میں تین دن پوچھو زندگی کیا ہے اس کی! (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے، آمین)۔ جس نے گردے کا ٹرانسپلانٹ (Transplant) یا جگر کا ٹرانسپلانٹ (Transplant) کیا ہے اس سے پوچھو زندگی کیا ہے! کیا کھانا ہے کیا نہیں کھانا ہے کیا پینا ہے کیا نہیں پینا ہے زندگی کیسی اس کی گزرتی ہے جا کر پوچھو اس کا حال! اللہ تعالیٰ کی اتنی نعمتیں ہیں بے شمار نعمتیں ہیں کیا ان نعمتوں کا شکر ادا ہم نے کبھی کیا ہے؟!

(اللہ تعالیٰ ہم سب کے لیے آسانی کرے اور رحم فرمائے، آمین)۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (النساء:32) (اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سورۃ الجمعہ میں:

﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠﴾
(الجمعة:10)

﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ﴾ (جب نماز ختم ہو جائے)

﴿فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ﴾ (تم زمین میں منتشر ہو جاؤ پھیل جاؤ)

﴿وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے فضل اللہ کے رزق سے اللہ تعالیٰ سے سوال کرو مانگو)

یہاں پر فضل کا مطلب ہے جو ہے رزق ہے اور رزق میں یاد رکھیں صرف ریال روپے یا روٹی نہیں ہے، بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ رزق کی بات کی ہے تو سب سے پہلے ذہن میں کیا آتا ہے؟ روزگار ہے روٹی ہے روزی ہے اور ریال روپیہ ہے؛ نہیں! یہ اس کا ایک حصہ ہے؛ علم رزق ہے نیک بیوی رزق ہے اچھی اولاد رزق ہے۔ جب ہم دعا کرتے ہیں ربّ سے یاد رکھیں دعا صحیح طریقے سے مانگنی ہے، صرف اولاد نہیں مانگنی کہ اللہ مجھے اولاد دے؛ نہیں! صرف بیوی نہیں مانگنی کیا مانگنا ہے؟ نیک بیوی صالح اولاد یہ لازمی ہے۔

کیوں وجہ کیا ہے؟ کیونکہ ہر بیوی نیک نہیں ہوتی ہر اولاد نیک نہیں ہوتی ایسا ہے نا؟! تو دعا صحیح طریقے سے ہونی چاہیے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: یہ جو آیت ہے سورۃ الجمعہ کی ﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ﴾ کے تعلق سے یہ جمعہ کے لیے ہے لیکن اس کا معنی قائم ہے ہر نماز کے لیے ہے؛ "ولهذا . والله أعلم"؛

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی: ''اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ''

اور جب مسجد سے خارج ہوتے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ''

مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو کیا پڑھتے ہیں کون سی دعا پڑھتے ہیں؟ پہلے درود پڑھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور پھر دایاں پاؤں آگے کرتے ہوئے: ''اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ''۔ ''رَحْمَتِكَ'' کیوں؟ مسجد میں جا رہے ہیں نماز پڑھنے جا رہے ہیں اللہ کا ذکر کرنے جا رہے ہیں، پھر قرآن کی تلاوت بھی ہو سکتی ہے اذکار ہیں کیونکہ اللہ کا گھر اسی لیے ہے نا؟! اللہ کے ذکر کے لیے نماز کے لیے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ہم طلبگار ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت ہم پر نازل ہو۔

اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان نماز سے فارغ ہو جاتا ہے اور مسجد میں بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اُس پر مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے وضو میں باقی رہتا ہے (کتنا اللہ تعالیٰ کا کرم ہے!)۔ تو مناسب کیا ہے؟ کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت ہم یہ دعا پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرتے ہیں، اور جب مسجد سے خارج ہوتے ہیں باہر نکلتے ہیں تو ظاہر ہے کہ روزمرہ زندگی ہے پھر روزگار ہے رزق کی

تلاش کے لیے:"اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ": بایاں پاؤں آگے کرتے ہیں اور درود پڑھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور پھر ہم کہتے ہیں:"اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ"۔

"وقد قال الخليل صلى الله عليه وآله وسلم"،اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَابْتَغُوا عِنْدَ اللهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ﴾ (العنکبوت:17)

﴿فَابْتَغُوا عِنْدَ اللهِ الرِّزْقَ﴾(اللہ تعالیٰ کے رزق کو تلاش کرو)

﴿وَاعْبُدُوهُ﴾(اور اُس ربّ کی عبادت کرو) ﴿وَاشْكُرُوا لَهُ﴾ (اور اُس کا شکر کرو)

شیخ صاحب فرماتے ہیں:"وهذا أمر والأمر يقتضي الإيجاب..."(یہ أمر ہے حکم ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور حکم وجوب کے لیے ہوتا ہے کہ واجب ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا رزق میں اور اس کے علاوہ بھی یہ اُصل عظیم ہے)۔

ہمیشہ ربّ کی طرف رغبت کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی ہے رزق کو حاصل کرنے کے لیے۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص جس کو مال کی ضرورت ہے مال چاہتا ہے تو سخاوت نفس کے ساتھ اسے لے یعنی طمع نہیں ہونا چاہیے (بغیر طمع کے)،اُس کا نفس صحیح صاف ہونا چاہیے اور سخی ہونا چاہیے طمع نہیں ہونا چاہیے "ليبارك له فيه"تاکہ اُس میں برکت ہو اور اشراف نفس اور ھلع یا خوف وہراس کی حالت میں یا گھبراہٹ کی حالت میں اُسے مال نہیں حاصل کرنا چاہیے بلکہ (بڑی خوبصورت بات سنیں فرماتے ہیں)مال اُس کے لیے ایسا ہو جیسا کہ بیت الخلاء ہے۔ بیت الخلاء قضائے حاجت کے لیے استعمال ہم کرتے ہیں تو مال کی حیثیت کہ کتنا زیادہ کمانا ہے حرص مال کے لیے کہ کتنا ہونا چاہیے ؟ جیسا کہ انسان بیت الخلاء میں جاتا ہے قضائے حاجت کے لیے جو ضرورت کے لیے جاتا ہے؛اور دل میں بھی اُس کے اتنی جگہ ہونی چاہیے اور اُس کی سعی مال حاصل کرنے کے لیے اتنی ہونی چاہیے "كإصلاح الخلاء"،جیسا کہ انسان واش روم میں جاتا ہے بیت الخلاء میں اور اپنی قضائے حاجت کرتا ہے پھر باہر نکلتا ہے۔

یہ حقیقت ہونی چاہیے یعنی حرص، حد سے زیادہ طمع اس کی گنجائش نہیں ہے رزق کو طلب کرنے کے لیے، جب یہ چیزیں شامل ہو جاتی ہیں پھر انسان رزق حلال نہیں کماتا پھر رزق حرام بھی کماتا ہے اُسے پرواہ نہیں ہوتی شہوت غالب آجاتی ہے انسان جو ہے اس کا حرص بڑھ جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ طمع بڑھ جاتا ہے پھر لالچ میں آکر انسان جو ہے (نعوذ باللہ) محرمات کا ارتکاب کرتا ہے۔

"وفي الحديث المرفوع رواه الترمذي"(شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں)"من أصبح والدنيا همه شتت الله عليه شمله، وفرق عليه ضيعته، ولم ياته من الدنيا إلا ما كتب له. ومن أصبح والاخرة أكبر همّه جمع الله عليه ما شمله، وجعل غناه في قلبه، وأتته الدنيا وهي راغمة"۔

یہ الفاظ ترمذی کے نہیں ہیں درست کرلیں کیونکہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ اپنے حافظے سے بات بیان کر رہے ہیں اور بعض علماء سے کوئی سہو ہو جاتا ہے جب اپنے حفظ سے کوئی بات کرتے ہیں، ملتے جلتے الفاظ ہیں حدیث کے جو ترمذی کے الفاظ ہیں:"مَنْ كَانَتِ الآخِرَةُ هَمَّهُ"(جس کی

آخرت اُس کا ھم ہو اُس کی فکر آخرت کی ہو (یہاں سے حدیث کی ابتداء ہوتی ہے کہ جس کی فکر آخرت کی ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اُس کے معاملات کو سمیٹ لیتا ہے "جَمَعَ اللهُ عَلَيهِ شَمْلَهُ" سمیٹ دیتا ہے سارے معاملات اور آسانی ہو جاتی ہے)) "وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ" (اور اُس کی جو بے پرواہی ہے وہ اُس کے دل میں ہوتی ہے) "وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ" (اور دنیا چل کر اُس کے پاس آئے گی خادمہ بن کر)؛ سبحان اللہ۔

کچھ لوگ دنیا کے پیچھے بھاگتے ہیں اور کچھ لوگوں کے پیچھے دنیا بھاگتی ہے کب؟ جب آپ کی فکر آخرت کی ہو گی یاد رکھیں صحیح حدیث ہے ترمذی میں: "مَنْ كَانَتِ الآخِرَةُ هَمَّهُ" (جس کی فکر ہمیشہ آخرت کی ہے)۔ جس کی فکر آخرت کی ہو تو وہ کبھی دنیا میں ہیرا پھیری سے کام نہیں لے گا حرام کی طرف دیکھے گا بھی نہیں بلکہ حرام سے بچتا رہے گا یہ تقویٰ کا راستہ ہے کیونکہ اُس کی اصل فکر کس چیز کی ہے؟ اُسے غم کیا کھائے جارہا ہے؟ کہ میری آخرت کیسی ہو گی یہ فکر الآخرۃ ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے معاملات سمیٹ لے گا "جَمَعَ اللهُ عَلَيهِ شَمْلَهُ"۔ اور اُس کے دل میں بے پرواہی ہو گی لالچ نہیں ہو گی اور لالچ تو دور کی بات ہے لالچ کے بارے میں سوچے گا بھی نہیں وہ نہ اُس کو کوئی طمع ہو گی اُسے یقین ہے کہ جو اللہ تعالیٰ دے گا میرے لیے کافی ہو گا؛ "وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ" (اور دنیا اُس کے پیچھے دوڑے گی خادمہ بن کر اُس کے پیچھے آئے گی)۔

دوسری طرف: "وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ": جس کی فکر دنیا کی حد تک ہو اُس کے لیے کیا ہے؟ "فَرَّقَ اللهُ عَلَيْهِ شَمْلَهُ" (اللہ تعالیٰ اُس کے معاملات بکھیر دے گا)؛ یعنی معاملات بکھر جائیں گے سارے سمیٹ نہیں پائے گا لگا رہے گا کبھی یہ کام کبھی وہ کام، کبھی اُس کا مسئلہ کبھی اُس کا مسئلہ، کبھی بیوی کا کبھی بچوں کا، کبھی تعلیم کا، کبھی بجلی کا بل ادا نہیں کر پارہا، کبھی پانی کا بل ادا نہیں کر پارہا، کبھی روزگار کا مسئلہ ہو گا کبھی یہاں پر سیلری کٹ گئی ہے۔ الجھ جائے گا اُس کے معاملات سمٹ نہیں پائیں گے کیوں؟ کیونکہ اُس کی سوچ اُس کی فکر کیا ہے؟ دنیا کی حد تک محدود ہے اور آخرت جیسی بھی ہے اُس کو پرواہ نہیں ہے۔

اللہ کا عذاب ہے اللہ کی پکڑ ہے حرام ہے حلال ہے کوئی اُس کو مسئلہ نہیں ہے اُس کا مسئلہ کیا ہے؟ دنیا میری بس سدھر جائے کسی طریقے سے۔ نہیں سدھرے گی دنیا! معاملات آپ کے مصیبتیں بڑھتی جائیں گی، "فَرَّقَ اللهُ عَلَيْهِ شَمْلَهُ": اُس کا سارا تتر بتر ہو جائے گا گھرانہ، بیوی بچے، بیوی ناراض بچے ناراض، خوش نہیں ہوں گے کبھی! کیوں؟ کیونکہ اُس کی سوچ اُس کی فکر ہی نہیں ہے وہ دنیا کو بہتر کرنا چاہتا ہے ربّ کو ناراض کر کے واللہ! کوئی راضی نہیں ہو گا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ربّ کو راضی کر کے دیکھیں دنیا ساری راضی ہو جائے گی، دنیا راضی نہ بھی ہو تو ربّ کی رضا کافی ہے اصل معاملہ یہ ہے۔

"وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ": اور دنیا میں سے کیا ملے گا اُسے؟ جو اُس کے مقدر میں لکھا ہے اس سے زیادہ لے سکتا ہے کوئی؟! تو پھر مصیبتیں کیوں ہیں فکر کیوں ہے؟!

کیوں دنیا کی فکر ہے آخرت کی فکر کیوں نہیں ہے؟!

تو اصل فکر کس کی ہونی چاہیے؟ آخرت کی ہونی چاہیے۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وقال بعض السلف": بڑی پیاری بات ہے: "أنت محتاج الى الدنيا "(آپ دنیا کے محتاج ہو)"وأنت الى نصيبك من الآخرة أحوج "(اور اس سے زیادہ تم اپنی آخرت کے حصے کے زیادہ محتاج ہو(دیکھیں دنیا کی حاجت کی ضرورت تو ہے نا؟ تمہیں دنیا کی ضرورت ہے اور دنیا کی ضرورت سے زیادہ تمہیں آخرت کے حصے کی زیادہ ضرورت ہے))"فإن بدأت بنصيبك من الآخرة"(پھر جب آپ اپنے آخرت کے حصے سے شروعات کروگے(حاصل کرنے کی یعنی)) "مر على نصيبك من الدنيا فانتظمه انتظاماً"(تو دنیا جو تمہیں ملا تھا وہ ویسے بھی تمہیں مل جائے گا تو اس کو بہترین طریقے سے اپنالو)۔

پھر فرماتے ہیں شیخ الاسلام رحمہ اللہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۝﴾ (الذاریات:56-58)

سورۃ الذاریات کی آخری آیات میں بڑے پیارے پیغام ہیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝﴾ (اور میں نے نہیں پیدا کیا جن وانس کو الا یہ کہ میری عبادت کریں)

عبادت کا وسیع مفہوم ہے صرف نماز روزہ حج زکوۃ نہیں، آپ کا یہ رہن سہن والدین کے ساتھ بیوی بچوں کے ساتھ یہ سب عبادت میں شمار ہے ،رزق حلال عبادت ہے۔

آپ کا مسکرانا بھائی کے منہ کی طرف دیکھ کر مسکراہٹ بھی صدقہ ہے کہ نہیں؟ صدقہ عبادت ہے کہ نہیں؟ یہ بھی عبادت میں شمار ہے۔

﴿مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ﴾ (میں ان سے رزق کو طلب نہیں کرتا)

﴿وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ۝﴾ (اور میں نہیں چاہتا کہ مجھے یا مخلوق میں سے کسی کو وہ رزق دے) کیوں؟

﴿إِنَّ اللَّهَ﴾ (بے شک اللہ تعالیٰ) ﴿هُوَ الرَّزَّاقُ﴾ (وہی رزاق ہے)

﴿ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۝﴾ (طاقتور اور سخت اور متین ہے جل ّشانہ سبحانہ وتعالیٰ)

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ متعین کردینا کہ کون سا روزگار جو ہے ایک دوسرے پر سبقت لے جاتا ہے(ایک دوسرے سے پہلے تعین ہے نا) چاہے صناعت میں سے ہو یا تجارت ہو یا بنایۃ ہو(یعنی تعمیر وغیرہ کرنا)"أو حراثة" (یا کاشتکاری ہو)"أو غير ذلك" (یا اس کے علاوہ بھی)"فهذا يختلف باختلاف الناس"(تو یہ لوگوں کے اختلاف سے مختلف ہے)۔ یعنی بعض لوگوں کے لیے تجارت آسان ہے تاجر ہیں، بعض لوگوں کے لیے صناعت جو ہے وہ زیادہ آسان ہے، بعض لوگوں کے لیے کاشتکاری سمجھ لیں وہ زیادہ آسان ہے، بعض لوگ ٹیکنکل لوگ ہیں اُن کے لیے پلمبرنگ آسان ہے کسی کے لیے کوئی اور معاملات آسان ہیں، تو یہ مختلف لوگ ہیں مختلف لوگوں کے لیے آسانیاں ہیں۔

"ولا أعلم في ذلك شيئاً عاماً"(میں کوئی عام چیز نہیں جانتا کہ کس کے لیے کیا بہتر اور کیا آسان ہے)"لكن إذا عنّ للإنسان جهة فليستخر الله سبحانه تعالیٰ"(اگر کوئی چیز انسان کو زیادہ رغبت ہو زیادہ آسان ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے جو معلم الخیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیں ملا ہے(استخارہ کی یہ دو رکعت پڑھے اور اس کے بعد جو دعا مسنون ہے وہ بھی پڑھے))"فإن فيها من البركة ما لا يحاط به"(تو اس میں ایسی برکت ہے جس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا)، پھر جو اس کے لیے آسان کیا جائے بغیر تکلف کے اسے اپنا لے اِلا یہ کہ اس میں کوئی شرعی کراہت ہو تب تو وہ نہ کرے۔

یعنی آپ کے سامنے روزگار کی تلاش میں دو تین چیزیں ہیں کہ آپ یہ کریں یا یہ کریں کیا کریں، آپ دونوں دیکھتے ہیں کہ دونوں میرے لیے مناسب ہیں لیکن کون سا زیادہ بہتر ہے مجھے پتہ نہیں ہے، جب تذبذب کا انسان شکار ہوتا ہے تو انسان کیا کرے؟ استخارہ کر لیتا ہے۔

اچھا استخارے میں ایک چیز اچھی طرح یاد رکھیں یہ نہیں ہوتا کہ دونوں کے لیے استخارہ ہے دونوں میں سے کون سا بہتر ہے، نہیں! استخارہ ایک متعین کریں دونوں میں سے، مثال کے طور پر کاشتکاری کرنی ہے یا تجارت کرنی ہے تذبذب کا شکار ہے اب استخارہ کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کے لیے استخارہ ہے دونوں میں سے جو بہتر ہے میرے لیے آسان فرما پھر نماز پڑھی دو رکعت دعا پڑھی، نہیں ایسے نہیں!

علماء فرماتے ہیں کہ استخارہ کے لیے دونوں میں سے ایک کو متعین کر دیں، اب کاشتکاری میں نے متعین کر دی ہے پھر استخارے کی دعا میں یہ میں کہوں گا کہ یہ کاشتکاری جو ہے میرے لیے دنیا میں اور آخرت میں اور عاقبت اُمر میں اگر آسانی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے میسر فرما اس میں برکت دے (جیسا کہ دعا ہے)، پھر اس کے بعد جس کا نتیجہ اس کے مطابق ہو، نہیں ہوا پھر دوسرے کے لیے اب استخارہ کریں اس طریقے سے Open) نہیں ہوتا)۔

دوسری بات، پتہ کیسے چلتا ہے استخارے میں آپ کو جس کے لیے استخارہ کیا ہے وہ بہتر ہے کہ نہیں؟ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ لازمی خواب آئے گا، یہ غلط فہمی ہے خواب لازمی نہیں ہوتا کہ خواب جب تک نہیں آئے گا استخارہ کرتے رہو۔ بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب استخارہ تو بڑا کیا ہے لیکن خواب نہیں آیا کوئی؟ میں نے کہا کس نے کہا ہے کہ بھئی اس میں خواب لازمی ہے؟! کہتا ہے کہ سنا ہے۔ تو سنی سنائی کیا دین ہوتی ہے؟! سنی ہوئی میں تو انسان کچھ بھی کہہ دیتا ہے کیا شرعاً اس کی کوئی دلیل ہے کہ خواب میں آئے گا کچھ؟! خواب میں آسکتا ہے لیکن لازمی نہیں ہے اور دونوں میں فرق ہے۔

تو پتہ کیسے چلے گا؟ تین چیزیں یاد رکھیں:

1-اطمینان قلب؛ آپ نے استخارہ کیا صبح اٹھیں گے دل مطمئن ہو گا اور بالکل انشراح صدر اطمینانِ دل اور جس کے لیے آپ نے استخارہ کیا ہے اس میں رغبت اور بڑھ جائے گی۔

2-دوسری نشانی، وہ معاملہ آسان ہو جائے گا جس کے لیے آپ نے استخارہ کیا ہے اور کہاں سے آسان ہو گا آپ کو پتہ نہیں ہے، یعنی آپ نے کہا کہ یہ کام جو ہے اس کے لیے صرف ایک مسئلہ ہے میرے لیے بس میرے پیسے پھنسے ہوئے ہیں فلاں جگہ پر یہ مل جائیں تو میرے لیے کاشتکاری بڑی آسان ہو جائے گی اور وہ مل نہیں رہے، آپ نے استخارہ کیا صبح اٹھے ٹیلیفون آ گیا، یار آپ مجھ سے پیسے لے لو اپنے۔

اس کو پتہ ہی نہیں ہے نا آپ کا اُس نے آپ کو قرض دینا تھا واپس استخارے کے بعد آپ کو ٹیلیفون آیا اس نے کہا کہ جو آپ کا میں نے اُدھار دینا تھا آج مجھ سے لے لیں آپ تو یہ آسانی ہوئی کہ نہیں؟ کب ہوئی؟ استخارے کے بعد۔

یعنی یہ کیا ہے اس طرف آپ جائیں کہ نہیں؟ یہ کام آپ کے لیے آسان ہو گیا یعنی استخارہ کیا آپ کے لیے یہ بہتر ہے۔

3- تیسرا کیا ہے؟"خواب"؛خواب میں بھی آپ دیکھ سکتے ہیں، خواب میں کوئی اچھا خواب ہو جس میں یہ خوشخبری بھی ہوتی ہے واضح طور پر کہ آپ کھیت میں ہیں اور آپ کے بڑے ہرے بھرے باغ ہیں اس میں آپ چل رہے ہیں کام کر رہے ہیں تو پتہ چلا کہ استخارہ بہتر ہے، یا کچھ اور خوشخبری بھی ہو سکتی ہے اس میں کوئی اچھا خواب ہو سکتا ہے اس استخارے کے تعلق سے۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وأما ما تعتمد عليه من الكتب في العلوم"((چوتھی بات آخر میں جو شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے بیان کی ہے) کہ جو کتاب کے بارے میں آپ نے مجھ سے دریافت کیا ہے پوچھا ہے کہ کون سی کتاب میرے لیے بہتر ہے خصوصی طور پر علم حدیث کے علم میں عمومی طور پر شریعت کے لیے)، فرماتے ہیں"فهذا باب واسع..."(یہ وسیع باب ہے اور اس میں بھی انسان مختلف ہے کہ انسان کی پرورش کس جگہ پر ہوتی ہے، بعض جگہوں پر بعض بلاد میں بعض ایسی کتابیں میسر ہوتی ہیں جو کسی دوسری جگہ پر میسر نہیں ہوتیں اور علم کا طریقہ اور مذہب جو ہے اس میں وہ کون سا ہے کہ ایک جگہ پر جو متیسر ہوتا ہے وہ دوسری جگہ پر متیسر نہیں ہوتا لیکن جماع الخیر یہ ہے لب لباب یہ ہے کہ):

"أن يستعين بالله سبحانه في تلقي العلم"(علم حاصل کریں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کریں)۔

"الاستعانة بالله" یہ لازمی ہے تاکہ علم جو ہے اُس کی آسانی ہو؛

کون سا علم؟"تلقي العلم الموروث عن النبي صلى الله عليه وسلم"(جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم موروث ہے)۔

کون سا؟"قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم" یہ اصل بنیاد ہے علم کی۔

"فإنه هو الذي يستحق أن يُسمّى علماً..."(تو یہی ہے جسے علم کہا جاتا ہے اور جو اس کے علاوہ ہے یا تو علم ہو گا لیکن نافع نہیں ہو گا یا سرے سے علم ہی نہیں ہو گا))۔

کون سا علم ہے جس کو علم کہا جاتا ہے لیکن علم ہے نہیں؟ اب آج کل تو بہت سارے دروازے کھلے ہیں شر کے:

(۱) میوزک کا علم میوزیشن بننے کے لیے اکیڈمی۔

یہ علم ہے کوئی میوزک کا علم ہوتا ہے کیا؟ اسے علم کیا سائنس کہتے ہیں؛ یہ کون سی سائنس ہے بھئی؟!

(۲) کوریو گرافی (Choreography)، ڈانس کا علم ہے ہے کہ نہیں؟! لوگ جاتے ہیں کہ نہیں؟! لوگ سیکھتے ہیں کہ نہیں؟! اس کو بھی سائنس کا نام دیا گیا ہے کہ علم ہے، یہ کوئی علم نہیں ہے بھائیو! اگرچہ اسے علم کہا گیا ہے لیکن یہ علم نہیں ہے۔

(۳) یا علم ہے تو نافع نہیں ہے کون سا ہے؟ یاد رکھیں علمِ نافع نہیں ہے ہر وہ دنیا کا علم جو آپ کو ربّ سے دور کر دے یاد رکھیں علمِ نافع نہیں ہے یہ۔

(۴) یا دین کا علم جو آپ کو ربّ سے دور کر دے یہ علم جو ہے نقصان دہ علم ہے (نعوذ باللہ)۔

اہل بدعت کو دیکھ لیں بڑی بڑی گدیوں پر بیٹھے ہیں بڑے علماء سمجھے جاتے ہیں اور مختلف ٹائٹلز ہیں، آیت اللہ ہے کوئی، کوئی شیخ الاسلام کا لقب لے گیا، کوئی کیا لے گیا! یہ لوگوں کی رہنمائی کیا کرتے ہیں کیا تعلیم دیتے ہیں؟ کہو یا علی مدد، علی مشکل کشا ہے غوث حاجت روا ہے؛ یہ کون سی تعلیم ہے بھئ؟! شرک بدعات خرافات کی تعلیم اگرچہ علم کہا جائے لیکن علم نہیں ہے!

اور اس پر کئی کتابیں موجود ہیں جن میں واللہ! شرک بدعات خرافات کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہیں! مصنف شیخ الاسلام لکھا ہے باہر؛ یہ شیخ الاسلام ہیں؟! (نعوذ باللہ)؛ شرک بندے کو ربّ سے دور کرتا ہے قریب کرتا ہے؟! سب سے بڑا گناہ شرک ہے:

﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝١٣﴾ (لقمان:13)

علم اسے کہتے ہیں؟! اسے علمِ نافع کہا جا سکتا ہے؟! یہ نہ دیکھیں کہ کتاب کتنی خوبصورت ہے ٹائٹل کتنا بڑا ہے؛ نہیں! اس سے کام نہیں چلتا اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اس کا کانٹنٹ (Content) کیا ہے مادّہ کیا ہے اس کتاب کے اندر، آپ کو ربّ سے جوڑتا ہے یا توڑتا ہے، قریب کرتا ہے یا دور کرتا ہے اصل بات یہ ہے۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر علمِ نافع ہے ایک تو لازمی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث میں سے ہو اور اس سے مماثلت کوئی چیز بھی نہیں ہے نہ اس سے بہتر کوئی چیز بھی ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید اور صحیح احادیث سے کوئی چیز بہتر ہو نہیں سکتی۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور اصل جو ہمت ہے اس علم کی جو موروث ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے" قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم "قرآن اور سنت کا علم جو ہے یہ لازمی ہے کہ اس کی ہمت:

"فهم مقاصد الرسول صلى الله عليه وسلم" (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو مقصد ہے جو مراد ہے اس کو سمجھنا لازمی ہے)۔

اہم بات ہے کہ صرف علم حدیث کافی نہیں ہے، صرف یہ کافی نہیں ہے کہ آپ نے قرآن مجید سے پڑھ کر کوئی استدلال آیت سے دلیل پکڑنی ہے، نہیں! صحیح سمجھ لازمی ہے اور زیادہ تر تمام ہمت اس پر لگانی ہے کہ مراد کیا ہے معنیٰ کیا ہے۔

"ولتكن همته فهم مقاصد الرسول صلى الله عليه وسلم": اور اس کی ہمت یا طالب علم کی ہمت جو ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صرف حدیث نہیں پڑھنی بلکہ اس کا جو مقصد ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد کیا ہے مراد کیا ہے اس حدیث سے اور اسے کہتے ہیں صحیح معنیٰ صحیح مفہوم: "فہم السلف": کہ صحابہ نے کیسے سمجھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس کو تعلیم دی ہے براہِ راست؟ قول تو ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل بھی ہے وصف بھی ہے صحابہ نے براہِ راست کیسے سمجھا ہے؟ اس لیے فہم السلف بہت لازمی ہے۔ اس لیے ہمت اس پر لگانی ہے کہ صحیح معنیٰ مراد کیا ہے اس حدیث سے نا کہ صرف حدیث؛ صرف حدیث کافی نہیں ہے حدیث کا صحیح مفہوم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد اور مراد سمجھنا بہت لازمی ہے۔

"في أمره ونهيه" (جو بھی حکم آپ صلی علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے یا جس چیز سے منع فرمایا ہے) "وسائر كلامه" (اور تمام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو فرامین ہیں سب کا جو ہے صحیح معنیٰ مراد سمجھنا چاہیے)۔ پھر کیا ہو گا؟ "فإذا اطمأن قلبه أن هذا هو مراد الرسول صلى الله عليه وسلم" (اگر دل میں اطمینان ہو جائے کہ یہی مراد ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی) "فلا يعدل عنه" (پھر اسے کبھی چھوڑے نہیں

اسے لازم پکڑلے)"**فيما بينه وبين الله تعالىٰ**"(اپنے اور اپنے ربّ کے بیچ میں)"**ولا مع الناس**"(لوگوں کی طرف نہ دیکھے کہ لوگ کیا کہیں گے)"**إذا أمكنه ذلك**"(اگر وہ کرسکتا ہے)۔

آیت پڑھی (الحمد للہ) صحیح سمجھا عمل کرو، حدیث پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اس سے مراد کیا ہے سمجھ آگئی ہے صحیح دل میں اطمینان ہوگیا ہے کہ یہی واقعی یہی مراد ہے؛ پھر کیسے مطمئن ہوگا جب تک آپ کے پاس کوئی ترازو نہیں ہوگا ترازو کیا ہے؟"**فہم السلف**"۔

آپ نے حدیث پڑھی ہے اور اس حدیث پر آپ نے عمل کیا ہے بعد میں پتہ چلا کہ وہ حدیث ضعیف تھی پھر کروگے عمل؟ نہیں کروگے۔

حدیث پڑھی ہے عام مسئلہ رفع یدین کا مسئلہ دیکھیں آپ کہ کافی جھگڑا ہوتا ہے رفع یدین کے معاملے پر کہ بھئی مستحب ہے مستحب نہیں ہے ، کرنا ہے نہیں کرنا ہے، یہ دلائل پیش کرتے ہیں وہ دلائل پیش کرتے ہیں۔

آپ نے متفق علیہ صحیح بخاری میں دیکھا ہے مسلم میں دیکھا ہے پتہ چلا ہے کہ رفع یدین سنت سے ثابت ہے اس کے لیے ابو حمید السّاعدی کی حدیث جو ہے صحیح بخاری میں یعنی وہ ابو داود میں بھی موجود ہے کہ جب دَس صحابہ کی جماعت میں انہوں نے نماز پڑھی اور فرمایا کہ میں سب سے بہتر جانتا ہوں کہ آپ صلی علیہ وآلہ وسلم نے نماز کیسے پڑھی ہے؛ اور دکھائی ہے کہ کیسے پڑھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس حدیث میں رفع یدین انہوں نے کیا ہے اور صحابہ نے بھی دیکھا ہے اور فرمایا کہ واقعی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے نماز پڑھا کرتے تھے۔

الغرض جب آپ کے سامنے واضح نہیں ہے کوئی مسئلہ تو آپ جاتے ہیں فہم السلف کی طرف اب آپ کا جو دل ہے مطمئن ہوگیا ہے آپ نے اسے قبول کیا ہے آپ نے وہ کام کرنا شروع کردیا ہے۔

دوسری مثال دیکھیں اب کہ آپ مسجد میں پہنچتے ہیں امام رکوع کی حالت میں ہے رکوع میں آپ پہنچ جاتے ہیں کیا رکعت ہوگی کہ نہیں ہوگی اس میں اختلاف ہوگیا ہے آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ وہ کرتے ہیں جس پر آپ کا دل مطمئن ہو، دلائل اِن کے پاس بھی ہیں دلائل اُن کے پاس بھی ہیں اور اہل سنت کا اس پر اختلاف ہوا ہے دل اب کہاں مطمئن ہوگا:

(۱) آپ دیکھیں گے کہ سلف سے کیا ہمیں کوئی چیز ثابت ہے کہ نہیں۔ (۲) صحابہ نے اس پر عمل کیسے کیا۔

(۳) کیا صحابہ میں سے کوئی ایسا صحابی تھا جو بعد میں آکر امام جب رکوع میں تھا تب شامل ہوا اس کے بعد اس نے رکعت پڑھی کہ نہ پڑھی وہ، دوبارہ دہرائی کہ نہ دہرائی۔

اگر کوئی ایسا علم موجود ہے آثار موجود ہیں حدیث کی کتابوں میں اور صحیح ہیں تو اسے اپنایا جائے اگر نہیں ہے تو پھر جو ظاہر حدیث ہے اس کی طرف جایا جائے، تو جب دیکھا ہے احادیث میں اور آثار میں پتہ چلا ہے کہ بعض ایسے صحابہ ہیں جب مسجد میں داخل ہوئے اور امام رکوع کی حالت میں تھے تو انہوں نے دوبارہ رکعت کو دہرایا نہیں ہے اور اُس رکعت جو ہے مکمل سمجھا ہے اور نماز میں سلام کے بعد اُس رکعت کو دہرایا نہیں ہے۔

اور **إرواء الغليل** میں علامہ البانی رحمہ اللہ نے پانچ صحابہ کے نام بتائے ہیں جن میں عبد اللہ بن زبیر بھی شامل ہیں، سیدنا زید بن ثابت بھی شامل ہیں، سیدنا عبد اللہ بن مسعود بھی شامل ہیں، پھر سیدنا عبد اللہ بن مسعود کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مسجد میں وہ اور اُن کے شاگرد دونوں داخل ہوئے اور رکوع میں دونوں شامل ہوئے تو سلام پھیرنے کے بعد اُن کے شاگرد اٹھ کر کھڑے ہوگئے تو انہوں نے ہاتھ سے پکڑ کر بٹھادیا پھر

سلام پھیرنے کے بعد شاگرد سے کہتے ہیں کہ جب رکوع کی حالت میں پہنچ جاؤ تو تمہاری رکعت ہو جاتی ہے۔ اب میرا دل اس پر مطمئن ہے الحمد للہ کہ اگر رکوع کی حالت میں پہنچ جاؤں تو میں دوبارہ رکعت نہیں پڑھتا ہوں کیوں؟ کیونکہ آثار السلف (صحابہ کے آثار) صحیح سند سے ثابت ہیں تو میں یہ عمل کرتا ہوں۔ اگر کوئی شخص کہتا کہ نہیں میرا دل مطمئن نہیں ہے اور میں رکعت دوبارہ پڑھنا چاہتا ہوں تو پڑھ لے اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے؛ یہ اختلاف جو ہے امت میں فروعی مسائل میں رہا ہے اس کے لیے کوئی سینہ تنگ کر رہا ہے یا تنگی کر رہا ہے یہ بالکل نہیں ہونا چاہیے، ہمارے بھائی ہیں یہ قول موجود ہے بعض ہمارے اہل حدیث بھائی جو ہیں اس پر عمل کرتے ہیں تو بالکل اُن کا حق ہے دل اگر اُن کا اس طرف مطمئن ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دو رکن چھوٹ گئے ہیں، سورۃ الفاتحہ رکن ہے وہ چھوٹ گیا ہے تو کیسے نماز ہوئی رکعت کیسے ہوئی اس لیے ہم دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں۔

کیا صحابہ کو علم نہیں تھا کہ سورۃ الفاتحہ چھوٹ گئی ہے رکن چھوٹ گیا ہے؟! تو ہم تو یہ مانتے ہیں کہ اُن کو پتہ تھا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود بڑے معروف عالم صحابی ہیں، سیدنا زید بن ثابت ہیں عبداللہ بن زبیر ہیں اور اور بھی دو صحابہ کے نام ہیں ان سے صحیح سند سے ثابت ہے تو اس اعتبار سے دل مطمئن ہو جائے اس کو کبھی چھوڑیں نہیں۔ لوگوں کی طرف مت دیکھیں کس کی طرف دیکھیں؟ ربّ کی طرف دیکھیں، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ میسر کر دیا ہے دل مطمئن ہے آپ کا تو الحمد للہ۔ لوگ کیا کہتے ہیں؟ کہ رکن چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں تو نماز ان کی نہیں ہوتی یہ کیسے اہل حدیث ہیں یہ کیسے اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں! اور کافی اعتراض کرتے ہیں اور بعض اوقات جھگڑے تک بات پہنچ جاتی ہے؛ نہیں! جھگڑے کی بات بالکل نہیں ہے:

(۱) میرا اطمینان اس طرف ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ربّ میرا راضی اس معاملے میں اس دلیل کے ساتھ ہے تو الحمد للہ۔

(۲) اگر آپ کا دل مطمئن نہیں ہے آپ سمجھتے ہیں کہ رکن چھوٹ گیا ہے تو آپ پڑھ لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

یہ آپ کا اور ربّ کا معاملہ ہے یہ وہ اختلاف ہے جس کی گنجائش ہے امت میں فروعی مسئلے میں، اصول میں اختلاف کی گنجائش نہیں ہے، عقیدے میں منہج میں اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور اجتہاد کریں ہر باب میں "من أبواب العلم" (یعنی حدیث آپ نے پڑھی ہے اور اس میں بہت ساری آپ کو علمی باتیں ملی ہیں تو اسے لازم پکڑو ہر باب کو باب العلم میں سے) "بأصل مأثور" (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو اُصل ثابت ہے "عن النبي صلى الله عليه وسلم")۔ یعنی کوئی بھی عمل کرنا چاہتے ہیں کسی معاملے میں بھی، وضو کا مسئلہ ہے طہارت کا مسئلہ ہے تیمم کا مسئلہ ہے طلاق کا مسئلہ ہے نکاح کا مسئلہ ہے، جو مسئلہ بھی آپ کو در پیش آیا ہے کسی بھی باب کے تعلق سے آپ کے پاس عمل سے پہلے دلیل ہونی چاہیے، دلیل نہیں ہے تو عمل نہیں ہے۔

آپ علم حاصل کریں اور اس پر عمل بھی کریں تو اس عمل کے لیے شرط ہے کہ آپ کے پاس دلیل ہونی چاہیے اور اگر کوئی اشتباہ ہو جائے جس میں لوگوں کا اختلاف ہے، مسئلہ ابھی میں نے بتایا ہے مثال کے طور پر اب رکعت ہوئی کہ نہ ہوئی رکوع میں شامل ہونے سے تو معاملہ مشتبہ ہے بعض لوگوں میں کہ اب پتہ نہیں ڈاکٹر صاحب بھی بڑی دلیل پیش کرتے ہیں اور ہم تو سیدھی سی بات ہے کہ رکعت دوباہ دہرا دیتے ہیں، ڈاکٹر

صاحب کہتے ہیں کہ نہیں پڑھنی چاہیے۔اب تھوڑا تذبذب کا شکار ہیں تو کیا کریں؟اس کا حل بھی ہے فکر نہ کریں آپ اس پر عمل کریں واللہ! قسم کھارہاہوں میں کہ عمل کریں آپ کے لیے معاملہ آسان ہو جائے گا مزید اطمینان ہو گا لیکن کرنا ہے، کیا کرنا ہے سنیں ذرا شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تو یہ دعا مانگیں جو صحیح مسلم میں ثابت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لیے قائم ہوتے یعنی صلاۃ اللیل کے لیے تو یہ دعا پڑھتے؛دعائے مسنون بڑی دعا ہے:

"اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ"(اے اللہ! ربّ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل)

"فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ"(آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے)

"عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ"(غیب اور شہادت کا خوب علم رکھنے والے)

"أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ"(آپ ہی فیصلہ کرتے ہیں اپنے بندوں کے بیچ میں جس پر وہ اختلاف کرتے ہیں)

"اهْدِنِي"(مجھے ہدایت دیں میری رہنمائی کریں)

"لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ"(جس حق میں اختلاف ہوا ہے)

"بِإِذْنِكَ"(اپنے حکم سے)

"إِنَّكَ لَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ"(بے شک آپ جس کو چاہیں اُس کو ہدایت دے دیں صراط مستقیم کی طرف)

میرے بھائی! یہ دعا کثرت سے پڑھیں، صراط اللیل کی جو مسنون دعائیں ہیں آپ نے تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح جب پڑھتے ہیں اُن میں ایک یہ بھی دعا شامل ہے۔

عام طور پر ہم کون سی پڑھتے ہیں؟"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ"آخر تک؛اور آٹھ قسم کی دعائیں ہیں دعائے استفتاح میں اُن میں سے ایک یہ ہے جو صلاۃ اللیل میں اور بعض علماء کہتے ہیں کہ صلاۃ الوتر میں آپ تکبیر تحریمہ کے بعد یہ دعا پڑھیں،اور آپ ڈیلی (Daily) پڑھیں، واللہ! جس میں تذبذب ہے، دینی معاملہ ہے آپ کو کوئی شک وشبہ ہے آپ تذبذب کا شکار ہیں اختلاف ہے کہ میں کس طرف جاؤں میں کوئی عالم بھی بڑا نہیں ہوں دل مطمئن نہیں ہو رہا اللہ تعالی میری رہنمائی کیجیے میں کس طرف جاؤں کچھ دن گزریں گے نہیں آپ کے دل میں اطمینان اور سینے میں انشراح اور کشادگی حاصل کریں گے اور معاملہ آسان ہو جائے گا۔

اس مسئلے میں بھی جو رکوع کا مسئلہ میں نے بتایا ہے رفع یدین کا مسئلہ ہے اس میں بھی آپ کر کے دیکھ لیں بشرطیکہ یہ دعا مانگیں۔

عجب بات یہ ہے کہ بعض اوقات آپ کسی مخالف کو کہتے ہیں نا یہ دعا پڑھو، کہتا ہے نہیں! ضرورت نہیں ہے اس کی ہمارے علماء نے کہہ دیا کافی ہے ہمارے لیے ہم کیوں پڑھیں؟! عجب ہے کہ نہیں دیکھیں تقلید انسان کو کیسے اندھا کر دیتی ہے؟! میں تمہیں دعا کی بات کر رہا ہوں دعا مسنون ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کیا کرتے تھے اپنے ربّ سے یہ رہنمائی ہمارے لیے ہے،اختلافی مسئلہ ہے مجھے سمجھ نہیں آرہی اور میں کہتا ہوں کہ مجھے سمجھ آچکی ہے میں ٹھیک ہوں آپ غلط ہیں تو معاملہ ایسے نہیں چلتا۔

اختلافی مسائل میں اگر مسئلہ ایسا ہے جس میں کوئی اختلاف کی گنجائش ہے تو اس میں آپ دیکھیں کیا جاتا ہے دعائیں ہی پڑھنی ہیں آپ نے، آپ کو کون سا کوئی میں جادو منتر بتا رہا ہوں کہ یہ منتر پڑھو جا کر! (نعوذ باللہ)۔ یہ دعائیں مسنون ہیں مسنون دعا پڑھیں اور آپ کی جو غلط فہمی ہے دور ہو جائے گی ان شاءاللہ لیکن جب آپ ہٹ دھرمی سے گزارہ کرتے ہیں اور اپنے لیے راستہ تنگ کر دیتے ہیں تو پھر آپ کو توفیق بھی نہیں ہو گی یاد رکھیں! توفیق اسے ملتی ہے جو آسان راستہ اختیار کرتا ہے اور اپنے ربّ سے دعا بھی کرتا رہتا ہے۔

سوال: یہ دعائیں صرف دینی اُمور کے لیے ہیں یا دنیاوی اُمور کے لیے بھی ہیں؟

جواب: ہیں تو دینی اُمور کے لیے دنیاوی اُمور میں بھی آپ کر سکتے ہیں، ہیں دینی اُمور کے لیے خاص طور پر کیونکہ حق کی بات ہے حق میں جو اختلاف ہوا ہے اس کے تعلق سے۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور حدیث میں وہی حدیث قدسی جو صحیح مسلم میں ہے معروف حدیث ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

"يَا عِبَادِي: كُلُّكُمْ ضَالٌّ"(اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو) "إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ"(سوائے اس کے جسے میں نے ہدایت دی ہے) "فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ"(مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دے دوں گا)

یہ دعا بھی کثرت سے پڑھو کہ اے اللہ تعالیٰ! میری رہنمائی کروا اے اللہ! مجھے ہدایت دے دو؛ اور یہ بہترین دعا جب آپ سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں نماز میں: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝﴾ (الفاتحة:5): تو فوکس اس چیز پر کرو جس میں آپ کو زیادہ مسئلہ ہے مسئلہ آپ کا حل ہو جائے گا ان شاءاللہ۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور ان کتابوں کا وصف یا مصنفین کا جن کا خاص کتاب میں آپ نے ذکر کیا ہے رہنمائی کیجیے تو مجھ سے اکثر اوقات یہ سنا گیا ہے دروس اور تدریس میں جو اللہ نے مجھے میسر فرمایا میں نے بتا دیئے ہیں کہ کون سی کتابیں مناسب ہیں کون سی پڑھنی ہیں کون سی نہیں پڑھنی ہیں۔ یعنی ایک شاگرد ہیں اُن سے علم حاصل کیا ہے تو پہلے آپ سن چکے ہیں دروس میں مختلف کتابوں کا میں نے نام لیا ہے وہ آپ جانتے ہیں اور علماء اس میں بڑی پیاری بات کرتے ہیں کیونکہ ہر زمانے میں کتابیں مصنفین مختلف ہوتے ہیں، دور حاضر میں نوٹ کر لیں چند اہم کتابیں جو طالب علم کے لیے فائدہ مند ہوتی ہیں مختلف علوم میں:

1- عقیدے میں اگر آپ اگر اپنا عقیدہ صحیح اور درست کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے سب سے پہلے جو علماء ترتیب دیتے ہیں جہاں سے میں نے بھی علم کا آغاز کیا تھا:

(۱)القواعد الأربعة۔

(۲)الأصول الثلاثة۔

(۳)كشف الشبهات۔

(۴)كتاب التوحيد۔

یہ چار جو کتابیں ہیں یہ شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی تصنیفات ہیں، محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی پہلی کتاب ہے القواعد الأربعة، دوسری الأصول الثلاثة، تیسری ہے كشف الشبهات، چوتھی کتاب التوحید اس ترتیب سے، کیونکہ سب سے بڑی کتاب کتاب التوحيد ہے اور سب سے چھوٹی قواعد القواعد الأربعة ہے تو اس ترتیب سے آپ پڑھیں گے تو بہت فائدہ ہوگا شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی تصنیفات ہیں۔

2-اس کے بعد پھر آپ نے پڑھنی ہے **"العقيدة الواسطية"** شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی۔

3-پھر **"عقيد ة الطحاوية"** امام ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ کی۔

یہ آسان سی ترتیب ہے اس میں آپ اللہ تعالی کا حق جو ہے بڑی آسانی سے آپ اس کو سمجھ سکتے ہیں اس میں ارکان ایمان اس کی تفصیل اس کے لوازمات، کلمہ توحید کا صحیح معنی اس کی جو شرطیں ہیں اور اس کے جو ارکان ہیں وہ تمام آپ کو ان شاء اللہ مل جائیں گے بآسانی، یہ عقیدے کے تعلق سے ہیں۔

2- منہج کے تعلق سے:

(۱) **"التصفية والتربية"** علامہ البانی رحمہ اللہ علیہ کی کتاب ہے چھوٹا سا کتابچہ ہے بڑا کمال کا ہے کہ دین پر عمل کرنے سے پہلے **التصفية والتربية**، یہ نام ہے کتابچہ چھوٹا سا علامہ البانی رحمہ اللہ کا کہ دین پر عمل کرنے سے پہلے پہلے تصفیۃ ہوگا جو غلطیاں ہیں وہ درست کر لی جائیں گی، ضعیف حدیث ہے پتہ چل گیا کہ ضعیف ہے یا صحیح کون سی ہے صحیح پر عمل کرنا ہے جو بھی چیزیں ہیں یعنی دین کو پہلے پاک کرنا ہے پھر اس پر عمل کرنا ہے (تصفیۃ)، پھر اس پر تربیت کرنی ہے۔

(۲) اور **"كن سلفياً على الجادة"** شیخ عبد السلام السحیمی کی بڑی پیاری تصنیف ہے۔

(۳) **"ليس من منهج السلف"** یہ شیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ کا چھوٹا سا کتابچہ ہے شیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ کی تصنیف ہے جو اس وقت مکہ کے مفتی ہیں۔

3- تفسیر میں: علم التفسیر میں سب سے پہلے بنیاد کیسے بناؤ گے اپنی:

(۱) سب سے پہلے اصول التفسیر کس کی ہے؟ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی، شیخ ابن عثیمین کی مختصر ہے **"اصول التفسير"**۔

(اور یہ کتابیں ہم سب پڑھ چکے ہیں ویب سائٹ پر سب موجود ہیں الحمد للہ)۔

(۲) دوسری ہے قواعد فی التفسیر کس کی ہے پتہ ہے؟ شیخ سعدی کی **"القواعد الحسان المتعلقة بتفسير القرآن"** کے نام سے۔

پھر آپ نے تفسیر پڑھنی ہے دو کتابیں نوٹ کریں:

(۳) **"تفسير السعدى"** معروف تفسیر ہے تفسیر سعدی جو ہے۔

(۴) اور چوتھی جو ہے **"تفسير ابن كثير رحمہ الله"**؛ مختصر نسخہ موجود ہے **"المصباح المنير في تهذيب تفسير فى ابن كثير"**؛ المصباح المنیر کے نام سے موجود ہے۔ یہ ترتیب ہے تفسیر کی۔

4-علم الفقه میں نوٹ کریں:

(۱)سب سے پہلے "**الأصول من علم الأصول**" ابن عثیمین رحمہ اللہ کی، یہ فقہ میں ہے۔

اس کے بعد آپ نے ایک متن لینا ہے، عام طور پر **زاد المستقنع** جو ہم نے یعنی ابتداء میں پڑھے تھے دو تین پڑھے تھے اس میں سے **زاد المستقنع** جو ہیں یہ ہیں ان کی پھر شروحات ہیں، جو سب سے عمدہ میں نے شرح دیکھی ہے وہ "**الشرح الممتع**" ابن عثیمین رحمہ اللہ اسی چھوٹے کتابچے کی مفصل شرح ہے۔

(۲)اور اگر کوئی آسان لینا چاہتا ہے "**الملخص الفقهي**" شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کی، **الملخص الفقهي** انگلش ٹرانسلیشن موجود ہے اس کی اردو بھی ہے، اس میں فقہ کے مختلف ابواب جو ہیں سب انہوں نے مختصر اور بڑے پیارے انداز سے بیان کیا ہے۔

5-علم الحدیث میں:

(۱)"**مصطلح الحديث**" شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی، **مصطلح الحديث** چھوٹا کتابچہ ہے جس میں ٹرمنولوجی (Terminology) ہے علم الحدیث کی، یہ انگلش میں بھی موجود ہے اردو میں بھی موجود ہے **مصطلح الحديث**۔

(۲)دوسرا جو ہے "**الأربعين النووية**" چھوٹا کتابچہ ہے مختصر سا ہے چالیس احادیث تقریباً یعنی چالیس سے تھوڑا زیادہ ہیں بیالیس ہیں، یہ پڑھنی ہیں آپ نے حفظ کرنا ہے اور اس کی جو مختلف چھوٹی شروحات ہیں ابن عثیمین کی موسع شرح موجود ہے وہ آپ پڑھ سکتے ہیں، ویب سائٹ پر موجود ہے اس کی شرح سے آپ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(۲)اُس کے بعد جو ہم نے پڑھی ہے ایک ساتھ ترمذی کی جو ہے "**الشمائل المحمدية**" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو اس میں خوبصورت صفات ہیں وصف اور اخلاق ہیں ان کو بیان کیا گیا ہے وہ ہے۔

(۳)اس کے بعد پھر صحیح بخاری اور صحیح مسلم آپ کے لیے وسیع دروازہ کھل جاتا ہے وہ پڑھیں۔

ترجمے شروحات موجود ہیں علماء کے، شیخ صالح الفوزان ہیں، شیخ ابن عثیمین ہیں، شیخ بن باز ہیں، مختلف جو علماء ہیں ان کے موجود ہیں۔

6-تقریباً یہ تمام جو اہم علوم ہیں عربی زبان جو ہے عربی جو ہے اس میں:

(۱)"**الآجرومية**" عربی لغت میں، ہم عجم جو ہیں یعنی جو عربی پڑھتے اور بولتے ہیں یہاں سے شروع کرتے ہیں طلب علم، **الآجرومية** کے نام سے ابن آجروم نے تصنیف کیا ہے چھوٹا سا کتابچہ ہے اس کے دروس بھی ویب سائٹ پر موجود ہیں پاور پوائنٹ پر درس دیئے تھے۔

سوال: اور بھی کتاب کے درس ویب سائٹ پر ہیں؟

جواب: نادہ تھے "**الآجرومية سے پہلے**"۔

ویب سائٹ پر جو عربی نہیں بولتے ان کے لیے **الآجرومية سے پہلے** دروس موجود ہیں پاور پوائنٹ ہے آپ ان سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ میں نے الف، باء، تاء سے شروع کیا، جو ایلفابیٹ (Alphabet) ہیں عربی کے وہاں سے شروع کیا کہ حرف کیا ہوتا ہے، پھر لفظ کیا ہوتا ہے، پھر شبہ الجملہ کیا ہوتا ہے، پھر جملہ کیا ہوتا ہے، یہ ساری چیزیں تفصیل سے موجود ہیں، پھر الآجرومیۃ کیا ہے وہ تصنیف پڑھنی ہے۔

(۲)اس کے بعد پھر عام طور پر میں نے دیکھا ہے کہ بعض ساتھیوں کو مشکل ہو جاتی ہے اس میں "**قطر الندی**" جو ہے وہ کتاب ہے۔ تھوڑا موسع ہے۔

(۳)اور"**ألفية ابن مالك**"سب سے بڑی کتاب اس میں سمجھی جاتی ہے،ابن مالک کی جو ألفیة ہے اس میں ہزار سے زیادہ بیت جو ہیں شعر کے انداز میں بیان کیے ہیں اور عربی گرامر کو انہوں نے بڑے عمدہ طریقے سے بیان کیا ہے۔ یہ چند کتابیں ہیں مختلف علوم میں۔

اب واپس آتے ہیں متن کی طرف شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو کتب **المصنفة** ہیں "**المبوبة**" جن کی تبویب بھی کی گئی ہے یعنی باب بھی باندھے گئے ہیں صحیح بخاری "**صحيح محمد بن إسماعيل البخاري**" سے زیادہ نفع بخش کتاب میں نے کوئی دیکھی نہیں ہے۔ گواہی دیتے ہیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہ ایسی کتاب حدیث کی ہو جس میں تبویب باب باندھے گئے ہوں ترتیب کے ساتھ صحیح بخاری سے زیادہ نفع بخش کتاب میں نے نہیں دیکھی۔

زیادہ فائدہ مند کتاب صحیح بخاری ہے اور صحیح بخاری پڑھنی ہے لیکن شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک کافی نہیں ہے اصول العلم کے لیے، اصول علم اس ایک کتاب کے لیے کافی نہیں ہے اگر اصول آپ جاننا چاہتے ہیں تو آپ کو اور بھی کتابیں پڑھنی پڑیں گی کیونکہ یہ تمام جو مقصود ہے ایسے شخص کے لیے جو مزید علم کو گہرائی تک لینا چاہتا ہے ابواب العلم میں تو اس کے لیے لازمی ہے کہ اور بھی احادیث کی معرفت رکھے اور اہل فقہ کا جو اس میں کلام ہے اور اہل علم کی جو اس میں جو باتیں ہیں جو بعض عنوان مخصوص ہیں اس علم میں تو ان سے بھی استفادہ حاصل کرے، اور امت جو ہے اس میں بہت ہی زیادہ جدوجہد کر کے تمام علوم میں جتنے بھی علوم موجود ہیں ان کا یعنی خاص اہتمام کر کے تصنیفات موجود ہیں۔

کتابوں کی کمی نہیں ہے سمجھیں ذرا، احادیث کی کتابیں موجود ہیں: **صحاح الستة**، پھر **كتب السبعة**، پھر **كتب التسعة** جانتے ہیں کون سی ہیں؟

"**الصحيحين**": بخاری، مسلم (نوٹ کریں لکھیں علمی بات ہے صحیحین کون سی ہے؟ صحیح بخاری، صحیح مسلم)؛

"**الستة** ":ان دونوں میں چار شامل کر دیں، سنن ابو داود، جامع الترمذی، سنن النسائی، سنن ابن ماجہ کتنے ہو گئے؟ چھ ہو گئے۔

ساتویں کتاب کتب الستۃ **مسند امام احمد**۔ آٹھویں کتاب **موطأ امام مالک**۔ نویں کتاب **سنن الدارمی**۔

تو یہ سات کتابیں ہیں کتب السبعۃ ان کو کہتے ہیں ان میں سے جو عمدہ تقریباً سارا علم جو ہے اس میں آپ کو ان شاءاللہ مل جائے گا، اور بھی کتابیں کافی موجود ہیں لیکن ان میں سے یاد رکھیں یعنی شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے یہ فرمایا ہے کہ کتابوں کی کمی نہیں ہے صحیح بخاری سب عمدہ ترین کتاب ہے، یعنی:

(۱) جو شروط ہیں شرح الحدیث کے سب سے عمدہ ہیں۔

(۲) جو تبویب ہے فقہ امام بخاری کی کہ ایک حدیث کو کئی جگہوں پر بیان کیا ہے، ایک حدیث کا جو شاہد ہے اس کا حصہ لے کر باب باندھ دیا ہے۔ اپنی باتیں کم ہیں آیات اور احادیث اور سلف کے اقوال زیادہ ہیں یہ اصل کمال ہوتا ہے یہ فقہ ہے امام بخاری رحمہ اللہ کی کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام بخاری محدث ہیں فقیہ تو نہیں ہیں، غلط ہے! امام بخاری محدث بھی ہیں فقیہ بھی ہیں۔ فقہ کہاں ہے بھئی؟ کون سی تصنیف ہے امام بخاری کی فقہ کی کون سی کتاب ہے؟ صحیح بخاری ہے، صحیح بخاری حدیث کی کتاب ہے لیکن فقہ امام بخاری کی اسی کتاب میں موجود ہے۔

کوئی شخص اگر عقیدہ سیکھنا چاہتا ہے کوئی آپ سے پوچھتا ہوں کہ میں عقیدے کی کتاب پڑھنا چاہتا ہوں، آپ کہتے ہیں کہ عقیدہ الواسطیۃ پڑھو، کہتا ہے کہ شیخ الاسلام کی کتاب نہیں پڑھنا چاہتا میں یہ مجھے (نعوذ باللہ) گمراہ کر دے گی! بعض لوگ ہوتے ہیں نا بد عقیدہ قسم کے لوگ جیسا کہ ایک صوفی سے بات ہو رہی تھی کہتا ہے کہ پھر مجھے کوئی کتاب دکھائیں وہ کتاب جو مقدمین کی ہو سلف الصالحین کی زمانے کی لکھی ہو مجھے بتائیں وہ کتابیں ہیں امام بخاری کی کافی اس میں؛ اچھا میں نے کہا ٹھیک ہے ایسی کتاب جس پر آپ کو اتفاق ہو گا اختلاف نہیں ہو گا، پہلے میں نے پوچھا ہے کہ سب سے عمدہ کتاب کون سی ہے حدیث کی (ایسے ہی پوچھا میں نے)؟

صحیح بخاری۔

پکی بات ہے؟ پکی بات ہے؛ میں نے کہا کہ یہ پڑھ لو، اس میں عقیدہ کہاں پر ہے؟ میں نے کہا پڑھو گے تو پتہ چلے گا نا، اس میں عقیدہ بھی ہے اس میں ایمانیات بھی ہیں اس میں اخلاقیات بھی ہیں، اس میں عبادات کی جو ترتیب ہے بڑے پیارے انداز میں ہے؛

"الإيمان قول وعمل" باب باندھ دیا ہے مانتے ہو قول اور عمل ہے ایمان؟ مجھے تو نہیں مانتے نا اس میں ہے۔

آپ صحیح بخاری کا ختم تو کرتے ہو صحیح بخاری میں ہے کیا کبھی دیکھا ہے آپ نے؟! اس پر عمل کبھی کیا ہے؟! یہ کمال ہے نہیں ہے کہ کتنے آپ نے صحیح بخاری کے ختم کیے ہیں کمال یہ ہے کہ آپ نے صحیح بخاری کو پڑھا ہے سمجھا ہے عمل کیا ہے کہ نہیں کیا ہے بات یہ ہے۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یعنی کتابوں کی کمی نہیں ہے کمی کس چیز کی ہے؟ آپ کی رغبت کی آپ چاہتے کیا ہو، اور ہر فن میں ہر علم میں کتابیں موجود ہیں، بڑی پیاری بات ہے فرماتے ہیں:

"فمن نور الله قلبه هداه بما يبلغه من ذلك" (جس کے لیے اللہ تعالیٰ دل کو روشن کر دے پھر اس کو ہدایت دے دیتا ہے جو اس میں سے وہ چاہتا ہے)۔ دل میں جب آپ کے تنگی ہے بغض ہے نفرت ہے ناجائز تو اس پر توفیق نہیں ہو گی سلامة القلب لازم ہے، کتاب پڑھنے سے پہلے دل کا آپ کا صاف پاک ہونا چاہیے ربّ کی رضا مقصود ہے علم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے مقصود ہے یہ نہیں کہ میں سینہ تان کر بڑا عالم ہوں یا علماء کے ساتھ جھگڑا کرنا ہے یا آپ نے ریاکاری دکھانی ہے (نعوذ باللہ)۔

جہنم میں سب سے پہلا عذاب ان تین لوگوں کو ہو گا، ان میں سے ایک قاریٔ القرآن بھی ہے جس نے کہا کہ میں نے لوگوں کو قرآن پڑھایا ہے، اللہ پوچھے گا کہ تجھے قرآن کا علم دیا تو نے کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ قرآن پر تعلیم دی ہے لوگوں کو میں نے، "كَذَبْتَ": تو نے جھوٹ بولا ہے تو نے قرآن کو پڑھایا تو ہے لیکن کس لیے، تاکہ لوگ کہیں کہ قاری ہے اور لوگوں نے کہا ہے تمہیں مقصود وہ حاصل ہو گیا جو آپ چاہتے تھے۔ الغرض تو جس کا اللہ تعالیٰ دل روشن کر دے اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے دیتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

"ومن أعماه..." ((نعوذ باللہ) جس کو اللہ تعالیٰ اندھا کر دے تو کثرت کتب اس کے لیے مزید حیرانگی اور مزید گمراہی کے لیے ثابت ہوں گی)۔ کتابیں بہت ہیں! اہل بدعت کو دیکھیں آپ مکتبے میں جب جائیں گے تو انبار ہے کتابوں کا درس کیا ہے؟ شرک ہے بدعات ہے خرافات ہے (نعوذ باللہ)؛ تو یہ کتابیں فائدہ مند ہیں اس کے لیے یا مزید گمراہی اور حیرانگی کا ثبوت موجود ہے اس کے لیے یہ ثابت ہوئیں؟! تو اس کے لیے مزید حیرانی اور گمراہی ثابت ہوئی (نعوذ باللہ)۔

"كما قال النبي صلى الله عليه وسلم"(جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے)"لابن لبيد الأنصاري"(لبید الانصاری سے)

"أَوَلَيسَتِ التَّوْرَاةُ وَالإِنْجِيلُ عِندَ اليَهُودِ والنَّصَارَى؟ فَمَاذَا تُغْنِي عَنْهُمْ؟ "(کیا تورات اور انجیل یہود اور نصاریٰ کے پاس نہیں ہے تو ان کو کیا فائدہ ہوا؟)؛ سبحان اللہ۔

تو کتابوں کا ہونا کافی نہیں ہے صرف کتابیں تو یہود و نصاریٰ کے پاس بھی تھیں نا، یہودیوں کے پاس تورات اللہ کی پاک کلام اللہ نے خود اپنے ہاتھ سے لکھا، تورات عظیم کتاب ہے یہودیوں کے پاس موجود تھی اور آج بھی ہے تحریف کر دی اللہ تعالیٰ نے ذمہ نہیں لیا اس کی حفاظت کا ان کے حوالے کر دیا کہ تمہارے لیے کتاب ہے نا تمہارے دین اور دنیا کو بہتر کرنے کے لیے ضابطہ حیات ہے تمہارے لیے چلو تمہارے حوالے ہے کیا کرتے ہو، انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بدلا تحریف کر کے اس ربّ کی کتاب کو بدل ڈالا نتیجہ کیا نکلا؟

﴿الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحۃ:7): اللہ تعالیٰ کا غضب ان پر نازل ہوا! عجیب بات ہے کہ اللہ کی کتاب بھی ہے اور مغضوب علیھم بھی ہیں؟! کیوں کیا ہوا ہے؟! ربّ کی نافرمانی۔ کیوں ہوئی ہے؟ کتاب کا غلط معنی لے کر تحریف کر کے غلط عمل کیا ہے۔

نتیجہ کیا نکلا؟"ملعون" اللہ تعالیٰ نے لعنت لکھی دی ہے ان کے اوپر: ﴿الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾: (نعوذ باللہ)۔

نصاریٰ کے پاس انجیل اللہ کا پاک کلام اللہ تعالیٰ کے اولوالعزم رسول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل ہوا اللہ تعالیٰ نے ذمہ نہیں لیا حفاظت کا اُن کے حوالے کر دیا علماء کے حوالے کر دیا کہ تم اس کے ذمہ دار ہو، تحریف کر دی تبدیلی کر دی اپنی مرضی اس میں شامل کر دی اپنی چاہت شامل کر دی، اپنی مرضی کا دین چاہا اللہ تعالیٰ کی کتاب کو بدل کر اپنی مرضی کے دین پر عمل کیا اللہ تعالیٰ کا جو نازل کردہ دین تھا اس کی خلاف ورزی ہو گئی: ﴿الضَّآلِّيْنَ﴾ (الفاتحۃ:7): گمراہ ہیں تا قیامت، الا یہ کہ جو توبہ کر کے اسلام میں داخل ہوا، گمراہ ہیں الضالین اللہ کے غضب کے یہ بھی حقدار ہیں! (نعوذ باللہ)۔ ہر وہ شخص جو اللہ کا ربّ کا نافرمان ہے جو دین کی تحریف کرتا ہے قرآن یا اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تحریف کر کے عمل کرتا ہے اُن سب میں شامل ہے وہ گمراہ بھی ہے اللہ کے غضب کا حقدار بھی ہے! (نعوذ باللہ)۔

تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس صحابی سے لبید الانصاری صحابی جو ہیں کیونکہ مسئلہ یہ ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ "ایک وقت آئے گا کہ لوگ علم سے دور ہو جائیں گے اور گمراہ ہو جائیں گے"۔ لمبی حدیث ہے معنی یہ ہے حدیث کا تو صحابی عرض کرتے ہیں کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو قرآن ہمارے پاس ہے ہم پڑھیں گے اور رات کو تعلیم دیں گے، ہم عورتوں کو بھی پڑھائیں گی قرآن تو ہم کیسے گمراہ ہو سکتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کیا یہود اور نصاریٰ کے پاس تورات اور انجیل نہیں تھی اُن کو کچھ فائدہ ہوا؟

نقصان ہوا کہ نہیں کیوں نقصان ہوا؟ کیونکہ اس میں جب صحیح عمل نہیں کیا اور تحریف کر دی تو اس کا نتیجہ بھی ایسا ہی تھا۔

آج بھی ایسے کئی مسلمان موجود ہیں جو قرآن کے لفظ کی تحریف نہیں کر سکتے نہ کبھی کر پائیں گے لیکن معنی کے تحریف کر دی ہے اپنی شہوت اپنی مرضی اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے اپنی خواہش کے مطابق اپنا دین گھڑ لیا ہے! امت تفرقے میں بٹ گئی ہے تفرقے کی وجہ کیا ہے؟ اپنی مرضی کا دین چاہتے ہیں مرضی کا راستہ چاہتے ہیں مرضی کا عمل چاہتے ہیں ربّ کی مرضی نہیں چاہتے۔

نتیجہ کیا نکلا؟ تفرقہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے قرآن مجید کے لفظ کو کوئی بدل نہیں سکتا لیکن معنی کیا لینا چاہتے ہو وہ امت کے حوالے کر دیا ہے کہ تمہاری مرضی لیکن حق ایک ہی ہے حق کے دو راستے نہیں ہیں تین راستے نہیں ہیں حق ایک ہی ہے:

"قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بفهم السلف الصالح"

سلف الصالحین کی سمجھ کے مطابق جس نے عمل کیا ہے دین پر وہ سرخرو ہوا وہ صراط مستقیم پر ہے وہ خیر پر ہے، جس نے عمل تو کیا ہے لیکن علم کے بغیر یا علم ہے لیکن عمل نہیں ہے یہ یہود و نصاریٰ کے راستے پر ہے یہ صراط مستقیم پر نہیں ہے اگرچہ وہ دعویٰ بھی کرتا رہے چیخ چیخ کر وہ کہتا بھی رہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے کوئی اعتبار نہیں ہے۔

یہود و نصاریٰ کے پاس بھی تورات اور انجیل ہے ان کے لیے کافی نہیں ہے کیونکہ تحریف کر دی اور آج کچھ ایسے مسلمان بھی موجود ہیں جن کے لیے قرآن اور سنت کافی نہیں ہے اگرچہ ان کے پاس قرآن اور سنت بھی موجود ہے کیوں؟ کیونکہ غلط سمجھا ہے فہم سلف کی نہیں ہے اپنی مرضی کی ہے، کوئی اندھی تقلید کرتا ہے کوئی خوابوں کشف وجد ذوق کی بنیاد پر کرنا چاہتا ہے، کوئی عقل کو منطق کو آگے کر کے عمل کرنا چاہتا ہے، ان تمام چیزوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے! صرف ایک ہی راستہ ہے اگر صحیح عمل کرنا ہے وہ ہے فہم السلف الصالحین کہ صحابہ اور سلف نے کیسے سمجھا ہے اس کے مطابق دین کو سمجھو پھر اس پر عمل کرو واللہ! اس میں جو خیر آپ سوچ بھی نہیں سکتے آپ کو حاصل ہوگا دنیا اور آخرت میں۔

اور آخر میں دعا ہے ہم بھی یہ دعا کرتے ہیں:

"فنسأل الله العظيم أن يرزقنا الهدى والسداد": آمین یا ربّ العالمین۔

"ويلهمنا رشدنا": آمین یا ربّ العالمین۔

"ويقينا شرّ أنفسنا وان لا يزيغ قلوبنا بعد إذ هدانا ويهب لنا من لدنه رحمةً إنه هو الوهّاب": آمین یا ربّ العالمین

"والحمد لله ربّ العالمين وصلواته على أشرف المرسلينصلى الله عليه وآله وسلم وصحابة أجمعين"

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو 02. الوَصِیَّةُ الصُّغْرَی (حصہ دوم) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio